در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگارِ حضرت ابو البرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۳۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیرِ اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

منتظمِ اعلیٰ
سید غلام الحسنین قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۳۷، ۳۸ — جلد نمبر ۴

یکم، ۱۶ مئی ۱۹۹۴ء — ذیقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

مدیرِ اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

مجلس ادارت

مدیر: غلام الحسنین قادری گیلانی
(بی کام آنرز)

معاونین

۱۔ پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سیفی
(سابق سیکرٹری تعلیم صوبہ سرحد)

۲۔ ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی
(لیکچرر جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی)

۳۔ الحاج صوفی مشتاق احمد صاحب
(سابق پرنسپل ہائر سکنڈری سکول کاشال پشاور)

۴۔ اقبال ریاض صاحب
(ایڈیٹر ہفت روزہ سیاست پشاور)

۵۔ سید محمد انور شاہ قادری
(انسپکٹر ایجوکیشن کالج گل بہار پشاور)

(قانونی مشیر

۱۔ محمد اسماعیل قریشی (ایڈوکیٹ)

۲۔ اویس احمد قادری (ایڈوکیٹ)

مجلس مشاورت

۱۔ سید محمد حسنین قادری گیلانی
(اے وی پی نیشنل بنک

۲۔ سید سجاد حسین شاہ بخاری
(ایگزیکٹو انجینئر واپڈا)

۳۔ الحاج منظور الٰہی قادری
(وی پی، یونائیٹڈ بنک

۴۔ الحاج محمد عابد (صراف)

۵۔ ڈاکٹر محمد انعام قادری
(رجسٹرار خیبر ہسپتال پشاور

۶۔ سمیع اللہ قادری
(انسپکٹر ہائر سکنڈری سکول چگنی پشاور)

مجلس منتظمہ

۱۔ سید علاؤ الدین علی قادری گیلانی

۲۔ سید سعید الزمان قادری گیلانی

۳۔ محمد سلیم قادری ۴ حاجی سجاد حسین

سرکولیشن منیجر: سید نور الحسنین قادری گیلانی

اسسٹنٹ سرکولیشن منیجر سید حبیب شاہ قادری

جمعیت سادات کنونشن نمبر

نمبر شمار عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
۱۔ شذرہ	مدیر اعلیٰ	۳
۲۔ پہلا سالانہ کنونشن جمعیت سادات	سید محمد انور شاہ قادری	۶
۳۔ پیغام بابت سالانہ کنونشن جمعیت سادات	شاہ حسین (اردن)	۱۳
۴۔ پیغام بابت سالانہ کنونشن جمعیت سادات	جناب فاروق احمد خان لغاری (صدر مملکت پاکستان)	۱۴
۵۔ پیغام بابت سالانہ کنونشن جمعیت سادات	میجر جنرل ریٹائرڈ خورشید علی خان (گورنر صوبہ سرحد)	۱۶
۶۔ پیغام بابت سالانہ کنونشن جمعیت سادات	جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ (وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد)	۱۷
۷۔ سپاس نامہ	جناب سید ظفر علی شاہ (ممبر قومی اسمبلی)	۱۹
۸۔ سالانہ رپورٹ جمعیت سادات	جناب سید لیاقت علی شاہ گیلانی (کنوینر جمعیت سادات)	۲۲
۹۔ رپورٹ یوتھ ونگ	جناب سید عابد علی شاہ گیلانی (کنوینر یوتھ ونگ)	۳۰
۱۰۔ خطاب مہمان خصوصی (نشست اول)	سید یوسف رضا گیلانی (سپیکر قومی اسمبلی)	۳۴
۱۱۔ خطاب مہمان خصوصی (نشست دوم)	سید افتخار حسین گیلانی ممبر قومی اسمبلی (اپوزیشن لیڈر)	۳۷
۱۲۔ خطاب	سید امیر علی شاہ کاظمی (ایبٹ آباد)	۴۰
۱۳۔ خطاب	سید عبدالرحمن شاہ صاحب (کوئٹہ)	۴۹
۱۴۔ خطاب	سید بادشاہ (افغانستان)	۵۰
۱۵۔ صدارتی خطبہ	سرپرست اعلیٰ جمعیت سادات	۵۲
۱۶۔ اختتامی دعا	سرپرست اعلیٰ جمعیت سادات	۵۷
۱۷۔ کنونشن اخبارات کی روشنی میں	اداریہ روزنامہ مشرق - اخباری تراشے	۵۹
۱۸۔ جمعیت سادات کے اغراض و مقاصد		۶۳
۱۹۔ ربوہ!	مدیر اعلیٰ	۶۲

شذرہ

جمعیت سادات کنونشن

سادات کرام پشاور کے اتفاق و اتحاد کا زندہ ثبوت

مدیر اعلیٰ

عالم اسلام اس وقت جن مسائل کا شکار ہے اور دنیا بھر میں مسلمان جن مشکلات و مصائب سے دوچار ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق وقت کی اشد ضرورت ہے اور قرآن حکیم کا بھی یہی حکم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

واعتصمو بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقو

(آل عمران ۳: ۱۰۳)

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور جدا جدا نہ ہونا۔

تفاسیر میں حبل اللہ (اللہ کی رسی) کے ضمن میں متعدد اقوال موجود ہیں جن کے مطابق اس سے مراد قرآن اور اہلبیت ہیں امام ثعلبی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا یہ قوم نقل کیا ہے کہ ہم اہل بیت اللہ کی رسی ہیں یہ اور اسی قسم کے دیگر اقوال متضاد ہر گز نہیں ہیں بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے موئید اور موافق ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب قرآن اور دوسری میری عترت اہل بیت یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گی۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے

الغرض اللہ تبارک و تعالیٰ نے امت مسلمہ کو اس آیہ کریمہ میں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کریں، فتنہ و فساد سے گریز کریں اور اتفاق و اتحاد کے حصول کے لئے قرآن حکیم اور اہل بیت عظام کو مضبوطی سے پکڑلیں۔

یہ حکم خداوندی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ اہل بیت عظام پر بھی عائد ہوتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کے مقابلے میں سادات کرام پر اس فریضہ کی ادائیگی بدرجہ اتم ضروری ہے اور ان کی یہ انتہائی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے قول و فعل اور اخلاق و کردار سے مسلمانان عالم کے لئے مثال قائم کریں

چنانچہ قرآن حکیم کے احکامات حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور امت مرحومہ کے لئے اتفاق واتحاد اور یکجہتی کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے پشاور کے سادات کرام نے اس کار خیر کی ابتداء کی اس مقصد کے لئے جمعیت سادات کا قیام عمل میں آیا۔ اور چودہ ماہ تک پشاور میں کام کرنے کے بعد صوبہ سرحد، پنجاب، سندھ، بلوچستان، آزاد کشمیر، اور دیگر ممالک میں مقیم سادات کرام تک اپنی آواز پہنچانے کے لئے ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء کو پشاور کے نشترہال میں سادات کا ایک نمائندہ کنونشن منعقد کیا گیا تاکہ بین الاقوامی سطح پر سادات کرام کو متحد و یکجا کر کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی جدوجہد کی راہ ہموار کی جاسکے۔

پشاور کی تاریخ میں سادات کرام کے ایسے عظیم الشان اجتماع کی نظیر نہیں ملتی۔ اس سلسلے میں جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی کے تمام اراکین خصوصاً آغا سید لیاقت علی شاہ صاحب کنونیر، سید شبیر احمد شاہ صاحب بخاری، سید تنویر الحسن گیلانی، آغا سید پھول بادشاہ، جناب غلام السیدین اور جناب سید ماجد علی شاہ صاحب گیلانی نے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔ ایڈہاک کمیٹی کے تمام اراکین انتہائی مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی انتھک جدوجہد اور ساعی جمیلہ سے سادات کرام ایک مرکز پر جمع ہوتے اور سادات کرام کا یہ عظیم الشان کنونشن کامیابی سے ہمکنار ہوا اور اس منظم و باوقار کنونشن کا اہتمام جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی کے اراکین کی منتظمانہ اور قائدانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پشاور کے سادات کرام نے اس کنونشن میں شمولیت کے لئے جس جوش و خروش، عقیدت و محبت، اخوت و رواداری، ایثار قربانی، اور خلوص و تقدس کے جذبات کا اظہار کیا وہ بھی قابل تحسین اور قابل مبارک باد ہے۔ اور اس موقع پر انہوں نے سادات کرام کے شایان شان اخلاق و کردار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے مہمانوں کی میزبانی کا بھرپور حق ادا کیا۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سادات کرام کو ایک مرکز پر جمع فرما دے۔ انہیں حضور علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت

دے تاکہ وہ امت مسلمہ کے لئے نمونہ بن سکیں۔ اپنے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسائل کو حل کرنے کی توفیق بخشے اور بری رسومات کو ختم کرنے کے لئے عملی جدو جہد کی طاقت عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

وبجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

(علامہ اقبال)

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
سر پھول، بدن پھول، دہن پھول، ذقن پھول
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کوئی عطر اور سونگھے نہ دلہن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہو کلی جس میں حسین اور حسن پھول

پہلا سالانہ کنونشن

جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

رپورٹ:- سید محمد انور شاہ قادری۔ لائبریرین گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن گل بہار پشاور

جمعیت سادات کا پہلا سالانہ کنونشن ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعتہ المبارک نشتر ہال پشاور شہر میں منعقد ہوا۔ اس کنونشن کی تیاریاں کچھ عرصہ قبل ہی شروع ہو چکی تھیں اس سلسلے میں جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی اور جنرل باڈی کے مختلف اجلاس ہوئے جن میں باہمی صلاح مشورے سے کنونشن کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی چونکہ یہ تنظیم سیاست اور فرقہ واریت سے بالاتر ہے اس لئے ہر مکتبہ فکر کے سادات کرام کو کنونشن میں شریک ہونے کے لئے خوبصورت دعوتی کارڈ دئے گئے اور اخبارات کے ذریعے بھی بلا لحاظ سیاست و مسلک تمام سادات کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی بیرون پشاور سے مہمانوں کی آمد ۲۸ اپریل کو ہی شروع ہو گئی تھی انہیں خوش آمدید کہنے اور مقام رہائش تک پہنچانے کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جنہوں نے ریلوے سٹیشن، بس سٹینڈ اور ائر پورٹ پر پہنچ کر مہمانوں کا استقبال کیا اور انہیں متعلقہ مقام تک پہنچایا اس مقصد کے لئے ایک کیمپ نشتر ہال کے پارک میں بھی لگایا گیا تھا تاکہ جو حضرات یہاں آئیں ان کی بھی رہنمائی کی جاسکے

اس روز پشاور شہر خصوصاً نشتر ہال میں عید کا سا سماں تھا نشتر ہال پشاور کو بڑے بڑے بینرز سے سجایا گیا تھا جن پر "اھلاً وسھلاً مرحبا" "خوش آمدید" اور عظمت اہلبیت پر مشتمل آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کی گئی تھیں۔ اس قسم کے بینرز پشاور شہر کے مختلف بازاروں، چوکوں اور سڑکوں پر بھی آویزاں تھے جو اہالیان پشاور نے سادات کرام کے ساتھ اپنی محبت وعقیدت اور اتحاد و یکجہتی کے اظہار کے لئے لگائے تھے۔

اس دن صبح سویرے پشاور شہر، صدر، حیات آباد اور ملحقہ دیہات (وڈپگہ، ہرگونی، رانو گڑھی،

کمبوہ، بڈھنی، دلہ زاک، بدھو، ناصر پور، ترناب فارم، پھندو، بڈھ بیر، سفید ڈھیری وغیرہ) سے سادات کرام نے جوق در جوق نشتر ہال پہنچنا شروع کیا۔

پشاور کے علاوہ کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، نوشہرہ، چارسدہ، مردان، سوات، دیر اور چترال سے بھی سادات کے وفود تشرف لائے۔

ہزارہ ڈویژن کے سادات نے کنونشن میں خصوصی دلچسپی لی۔ ہری پور حویلیاں، ایبٹ آباد اور مانسہرہ سے سادات کرام تنظیم السادات ہزارہ کے اکابرین کی معیت میں کنونشن میں شامل ہوئے۔

بلوچستان، سندھ، آزاد کشمیر اور پنجاب کے سادات کرام بھی اپنے بزرگ رہنماؤں، مشائخ عظام اور علمائے کرام کی قیادت میں پشاور کے اس تاریخی کنونشن میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔

پاکستان کے علاوہ افغانستان کے سادات کا وفد سید بادشاہ رئیس شوریٰ سادات افغانستان کے ہمراہ کنونشن میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوا۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی طرف سے سید علی اکبر کونسلر نے شمولیت کی۔ جبکہ اردن کے سید شاہ حسین نے پاکستان کے سادات کرام اور خصوصی طور پر اس کنونشن کے ساتھ اظہار اخوت و یکجہتی کے لئے اپنے نمائندے الشریف سید حیدر برکاتی کو بھیجا، جنوں نے کنونشن کے دوسرے سیشن کی صدارت بھی فرمائی۔ یوں اس کنونشن کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو گئی

جمعیت سادات کے کنوینیر جناب سید لیاقت علی شاہ صاحب گیلانی، سید شبیر احمد شاہ صاحب بخاری، جمعیت سادات کے دیگر رفقاء کے ہمراہ سادات کو خوش آمدید کہنے کے لئے نشتر ہال کے دروازے پر موجود تھے۔ جبکہ جمعیت سادات یوتھ ونگ سید ماجد علی شاہ صاحب گیلانی اور سید افتخار علی شاہ صاحب، کی رہنمائی میں سرگرم عمل تھی کاؤنٹر پر سادات کی رجسٹریشن، انہیں ہال میں پہنچانا اور ہال کے اندر سیکیورٹی کے انتظامات سادات نوجوانوں کے سپرد کئے گئے تھے جو انہوں نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ وڈپگہ کے سادات نوجوانوں نے بھی سید فرمان شاہ قادری اور سید شکور حسین شاہ صاحب کے ہمراہ بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ ایک کاؤنٹر پر جناب سید مہدی الحسنین صاحب قادری بخاری اپنے

کمپیوٹر کے ساتھ تشریف فرما تھے اور تمام رجسٹرڈ شدہ ڈیٹا (DATA) کمپیوٹر میں محفوظ کرنے کا خوش گوار فریضہ ادا کر رہے تھے۔

جمعیت سادات کے اس سالانہ کنونشن کی دو نشستیں ہوئی۔ پہلی نشست صبح نو بجے شروع ہوئی اس کی صدارت بقیۃ السلف، حجۃ الخلف حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی، سرپرست اعلیٰ جمعیت سادات نے فرمائی۔ جبکہ سپیکر قومی اسمبلی پاکستان فخر السادات سید یوسف رضا صاحب گیلانی (ملتان) مہمان خصوصی تھے۔ پاکستان ٹی وی اسلام آباد کے معروف قاری سید صداقت علی صاحب نے تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف حاصل کیا۔ جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی کے رکن آغا سید ظفر علی شاہ صاحب (ممبر قومی اسمبلی پاکستان) نے سپاس نامہ پیش کیا۔ سید لیاقت علی شاہ صاحب گیلانی کنوینر جمعیت سادات نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ مہمان خصوصی کے علاوہ پیر سید تنویر الحسن گیلانی ممبر ایڈہاک کمیٹی جمعیت سادات کرنل سید مظہر علی شاہ جنرل سیکرٹری انجمن ہلال احمر، سید بادشاہ رئیس شوریٰ سادات افغانستان اردن سے تشریف لاتے ہوئے الشریف سید حیدر برکاتی، سید فتح علی شاہ، جنرل سیکرٹری تنظیم السادات ہزارہ ڈویژن، سید فواد جمال الحسنین گیلانی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سید طاہر علاء الدین گیلانی نے منقبت پڑھی۔

آخر میں حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی نے اپنا صدارتی خطبہ پیش فرمایا۔ آپ جونہی اپنی کرسی صدارت سے اٹھے تو ہال میں موجود تمام سادات کرام نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا یہ صورت حال دیکھ کر تمام مہمانان گرامی بھی کھڑے ہو گئے اور یوں سادات کرام نے اپنے سرپرست اعلیٰ کا شاندار استقبال کیا۔

جمعیت سادات کے اس تاریخی کنونشن کی موقع پر پاکستان اور بیرون پاکستان سے مقتدر حضرات نے کچھ پیغامات بھی ارسال کئے تھے اردن کے شاہ حسین کا پیغام ان کے نمائندے الشریف سید حیدر برکاتی نے عربی میں پڑھ کر سنایا جس کا اردو ترجمہ سید اقبال شاہ صاحب نے پیش کیا، صدر پاکستان

فاروق احمد خان لغاری، گورنر سرحد میجر جنرل ریٹائرڈ خورشید احمد خان اور وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیر پاؤ کے بیانات جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی کے رکن جناب سید تاج میر شاہ صاحب نے پڑھ کر سنائے۔

پہلی نشست کے دوران مہمان خصوصی جناب سید یوسف رضا گیلانی نے ضلع پشاور میں میٹرک کے امتحان میں اول، دوم اور سوئم آنے والے سید طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ ان انعامات کا اعلان جمعیت سادات نے اپنے قیام کے ابتدائی ایام میں ہی کر دیا تھا ایڈورڈز سکول پشاور صدر کے طالب علم سید فواد جمال الحسنین گیلانی نے او لیول (میٹرک) میں نہ صرف پاکستان بلکہ ایشیا بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور اول انعام کے طور پر گولڈ میڈل اور تین ہزار روپے نقد۔ سید کامران بنوری نے دوسرا انعام سلور میڈل اور دو ہزار روپے نقد اور سیدہ ربیعہ ہادی بخاری نے تیسری پوزیشن حاصل کر کے تعریفی سند اور ایک ہزار روپیہ نقد وصول کیا۔ سید فواد جمال الحسنین گیلانی اور سیدہ ربیعہ ہادی بخاری نے اپنے نقد انعامات جمعیت سادات کے فنڈ میں واپس جمع کرا دیئے تاکہ ان سے غریب اور مستحق سادات طلباء کی تعلیمی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ اہلبیت کے ان نونہالوں نے امت کے سامنے ایثار و قربانی کی ایک بہترین مثال پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اس مادی دور میں بھی سادات کرام اپنے آباؤ اجداد کے اخلاق اور سیرت و کردار کا نمونہ پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

اس موقع پر سید تاج میر شاہ صاحب نے مہمان خصوصی سید یوسف رضا گیلانی کو اپنی طرف سے قرآن مجید فرقان حمید کا تحفہ دیا۔ جمعیت سادات کی طرف سے سپیکر صاحب کو شیلڈ دی گئی ایک شیلڈ اردن کے الشریف سید حیدر برکاتی صاحب کی نذر کی گئی جبکہ جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب کی ناقابل فراموش اور گراں قدر خدمات کے پیش نظر ایک خصوصی شیلڈ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

صدارتی خطبے کے ساتھ ہی ساڑھے بارہ بجے پہلی نشست اختتام کو پہنچی اور نماز جمعہ و ظہرانے کے

لئے وقفہ ہوا۔ خطیب ہزارہ حضرت علامہ سید امیر علی شاہ صاحب کاظمی کی اقتداء میں نماز ادا کی گئی۔ اور ظہرانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ نشتر ہال کی پشت پر وسیع لان میں ٹینٹ نصب کئے گئے تھے اور ان کے نیچے ۲۷۵ میزیں رکھی گئیں تھیں ہر میز کے گرد چار کرسیاں لگی ہوئی تھیں اس طرح ایک وقت میں گیارہ سو آدمیوں نے کھانا کھایا۔ سو کے قریب نوجوان سادات سروس کر رہے تھے۔

اس موقع پر پشاور کے روایتی کھانے "خوانچے روٹی" کا اہتمام کیا گیا تھا جو بریانی، قورمہ، چھوٹے گوشت، چکن اور کسٹرڈ پر مشتمل تھا پشاور کے معروف اشپز جناب محمد اقبال صاحب قادری نے تمام آئیٹم نہایت ہی لذیذ تیار کئے تھے۔ موصوف جمعیت کے سرپرست اعلیٰ علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کے دست گرفتہ اور خادم خاص ہیں اور ہر سال گیارہویں شریف اور مرشد کے آستانۂ عالیہ پر دیگر تقریبات کے مواقع پر کھانا تیار کرتے ہیں نیز ان مواقع پر استاد فدا محمد صاحب کی معیت میں ایک خصوصی ٹیم لنگر شریف کی تقسیم کا اہتمام کرتی ہے چنانچہ اس ٹیم نے بھی سادات کنونشن میں اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دئے۔

ظہرانے سے فراغت کے بعد ڈھائی بجے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ ایسے اجتماعات میں عموماً دوسری نشست میں حاضرین کی تعداد کم ہوتی ہے لیکن جمعیت سادات کے اس کنونشن کی دوسری نشست میں بھی ہال فل تھا اس سیشن کی صدارت اردن کے جناب الشریف سید حیدر برکاتی صاحب نے کی اور اپوزیشن لیڈر سید افتخار حسین گیلانی (ممبر قومی اسمبلی پاکستان) بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کا شرف قاری سید منظور علی شاہ صاحب نے حاصل کیا۔ سندھ (کراچی) سے تشریف لاتے ہوئے ملک کے مایہ ناز نعت خوان سید فصیح الدین سہروردی نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھی۔ سید مبشر الحسن (پشاور)، سید عابد شاہ صاحب (دیر) اور سید یاور عباس صاحب (پشاور) نے بھی گلہائے عقیدت پیش کئے۔ خطیب ہزارہ علامہ سید امیر علی شاہ کاظمی نے اہلبیت کے مقام عظمت و رفعت اور اس کی حفاظت و حرمت کے سلسلے میں سادات کرام پر عائد ہونے والی ذمہ داری کے موضوع پر ایک پر مغز

مقالہ پیش کیا۔ یوتھ ونگ کے کنوینر جناب سید ماجد علی شاہ صاحب گیلانی نے یوتھ ونگ کی کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سنیٹر سید جواد ہادی نے اپنے خطاب کے دوران جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کو بابائے سادات کے لقب سے یاد کیا۔ اور سادات کے شجروں کی حفاظت و ترتیب پر زور دیا۔ سادات ویلفیئر فاؤنڈیشن اسلام آباد پاکستان کے ڈاکٹر سجاد بخاری، ڈیرہ اسماعیل خان کے پیر سید انور شاہ سجادہ نشین صدرہ شریف نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی سید افتخار حسین صاحب گیلانی (کوہاٹ) نے دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے بیک وقت اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں بڑی مہارت سے اظہار خیال کیا۔ سادات کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کی کوششوں کو سراہا اور جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کو خراج تحسین پیش کی اور اس بات پر زور دیا کہ سادات کرام کو سیاست، مسلک اور فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر وسیع سطح پر سادات کرام کی خدمات سرانجام دینی چاہیئے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے جمعیت سادات کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ نے اختتامی دعا فرمائی اور سادات کرام کو چائے پیش کی گئی اور اس کے ساتھ ہی یہ سنجیدہ، باوقار اور عظیم الشان تاریخی کنونشن اختتام پزیر ہوا۔

جمعیت سادات نے مستقبل میں اپنے تعلیمی پروگرام کا اعلان بھی کیا اور پشاور میں ایک ایسی تعلیمی درسگاہ قائم کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ جہاں مروجہ دنیوی اور سائنسی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی تحصیل کا بھی خاطر خواہ اہتمام کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر

جناب سید تاج میر شاہ صاحب نے	-/1,01,111 روپے
جناب سید جواد ہادی صاحب نے	-/10,000 روپے
جناب سید اسلام صاحب نے	-/5,555 روپے
جناب سید قمر عباس صاحب بخاری نے	-/5,000 روپے

جناب کرنل سید مظہر علی شاہ صاحب نے 5,000/- روپے

جناب سید مکرم علی شاہ صاحب نے 5,000/- روپے

جناب سید حیدر علی شاہ صاحب نے 5,000/- روپے

اور وڈیگہ کے جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب قادری نے 2,000/- روپے چندے کا اعلان کیا

دونوں نشستوں کے دوران نظامت کے فرائض صوبائی وزیر سید قمر عباس بخاری نے ادا کئے دوران کمپیرنگ وقفے وقفے سے دلچسپ اشعار بھی سناتے رہے۔ پہلی نشست میں جب مہمان خصوصی ہال میں تشریف لائے تو تمام نشستیں پر ہو چکی تھیں لیکن سادات کرام کے وفود کی آمد مسلسل جاری تھیں چنانچہ قمر عباس صاحب کو اعلان کرنا پڑا کہ نوجوان اپنے بزرگوں اور مہمانوں کے لئے جگہ خالی کریں اس اعلان کے ساتھ ہی نوجوان کھڑے ہو گئے اور کچھ سیڑھیوں پر بیٹھ گئے اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ تمام ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ سیڑھیوں پر بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہ رہی لیکن سادات نوجوان ہر ممکن طریقے سے مہمانوں کو بٹھانے کی گنجائش پیدا کرتے رہے۔

کونشن کی ایک بات جو خاص طور پر مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ صبح سے لے کر عصر تک کا وقت سادات کرام نے یہاں پر گزارا۔ جمعتہ المبارک کی نماز ادا کی، ظہرانے اور عصرانے میں شامل ہوتے اور پانچ چھ گھنٹے تک تو وہ مسلسل نشتر ہال میں بیٹھے رہے لیکن اس تمام عرصے میں انہوں نے نہایت نظم و ضبط، صبر و تحمل اور سکون و اطمینان کا مظاہرہ کر کے اس حقیقت کا عملی ثبوت پیش کیا کہ سادات دنیا کی انتہائی مہذب منظم سنجیدہ بردبار اور خوش اخلاق قوم ہے

اس پروگرام کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ آڈیو کیسٹس سے تقاریر کو تحریر کا جامہ پہنایا گیا اور ترتیب دے کر پندرہ روزہ الحسن کی اس خصوصی اشاعت میں قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔

پیغام
بابت سالانہ کنونشن
جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

الشریف سید شاہ حسین
مملکت اسلامیہ اردن

میں جمعیت سادات صوبہ سرحد کے منتظمین کو پہلے سالانہ کنونشن کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ سادات کرام کو متحد کرنے کے لئے جو احسن قدم اٹھایا گیا ہے اس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔

یہ کنونشن تمام دنیا کے اہل بیت کے اتحاد و اتفاق کا پیش خیمہ ثابت ہو گا اور اس کے ذریعے پوری امت مسلمہ کے اتحاد کی راہ ہموار ہوگی۔

میں اس کنونشن کے موقع پر سادات کرام کے لئے اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

(جناب محترم شاہ حسین صاحب کے نمائندے الشریف سید حیدر برکاتی صاحب نے یہ پیغام عربی میں پڑھ کر سنایا تھا جس کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے)

پیغام بابت سالانہ کنونشن. جمعیت سادات پشاور

جناب فاروق احمد خان لغاری صدر مملکت پاکستان

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور اہل بیت اطہار و صحابہ کرام سے محبت اور عقیدت کے اظہار کے طور پر ۲۹ اپریل کو پشاور میں پہلا سادات کنونشن منعقد کر رہی ہے میری نظر میں اپنے اسلاف اور ان کے عظیم کارناموں کی یاد میں ایسی ایمان افروز محافل کا انعقاد آج کی نوجوان نسل کی رہنمائی کے لئے ایک مستحسن قدم ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار سے محبت ایمان کا جزو ہے قرآن وحدیث میں ان کے بڑے فضائل و مناقب بیان ہوتے ہیں اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو عام کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی تعلیمات کی اشاعت کے لئے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہیں کی۔ کربلا کا واقعہ اس امر کی دلیل ہے کہ شجر اسلام کی آبیاری کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہل بیت۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہل بیت تمہارے لئے نوح علیہ و آلہ وسلم کی کشتی کی مانند ہیں جو شخص کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔

وطن عزیز میں ایسی تنظیموں اور اداروں کی کمی نہیں ہے جو سادات اور اہل بیت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں پہلے سادات کنونشن کا انعقاد بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ کتاب و سنت کے بعد سادات اور اہل بیت اطہار کی زندگیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

اطاعت الٰہی و حب رسول، ایثار و قربانی حق و صداقت کی سربلندی اعلائے کلمۃ الحق اور اتحاد ملت ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کانفرنس کا مقصد انہی تعلیمات کی ترویج اشاعت ہونا چاہیے اہل بیت تمام مکاتب فکر کا مشترکہ سرمایہ ہیں۔ اس لئے سب اہل اسلام کو باہم مل کر ان کے پیغام کو عام کرنا چاہیے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقاصد میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین

مزرع تسلیم را حاصل بتول — مادراں را اسوہ کامل بتول
بہر محتاجے دلش آں گونہ سوخت — با یہودی چادر خودرا فروخت
نوری و ہم آتشی فرماں برش — گم رضایش در رضائے شوہرش

آں ادب پروردہ صبر و رضا — آسیا گردان و لب قرآں سرا
گریہ ہائے او زبالیں بے نیاز — گوہر افشاندے بدامان نماز
اشک او بر چید جبریل امین — ہم چو شبنم ریخت بر عرش بریں
رشتہ آئین حق زنجیر پاست — پاس فرمان جناب مصطفیٰ ست
ورنہ گرد تربتش گردیدے — سجدہ ہا بر خاک او پاشیدے

(علامہ اقبال)

پیغام

بابت سالانہ کنونشن جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

منجانب جناب میجر جنرل (ریٹائرڈ) خورشید علی خان

گورنر صوبہ سرحد

یہ بات خوش آئند ہے کہ جمعیت سادات صوبہ سرحد کے زیر اہتمام پشاور میں پہلے "سادات کنونشن" کا اہتمام کیا جارہا ہے میں اس کے لئے کنونشن کے منتظمین کو مبارک باد دیتا ہوں۔

پاکستان عطیہ خداوندی ہے جس کی حفاظت، استحکام اور سربلندی کے لئے انتھک کوشش کرنا ہمارا اولین بنیادی فریضہ ہے اس فریضے کی ادائیگی میں وطن عزیز کے ہر فرد کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان کو کم سے کم مدت میں ترقی یافتہ قوموں کی صف میں لایا جاسکے۔

پاکستان کی ترقی کے خواب کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہماری صفوں میں اتحاد اور یک جہتی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ ہم شانے سے شانہ ملا کر اپنے مقصد کی جانب قدم بڑھا سکیں تاکہ ہمارا ملک جو اسلام کے نام پر حاصل ہوا تھا قوموں کی برادری میں اپنا شاندار کردار ادا کرے۔

مجھے امید ہے کہ سادات کنونشن سے مطلوبہ مقاصد کی تکمیل میں مدد ملے گی اور یہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد، محبت اور اخوت کے فروغ میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ خداوند کریم آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

میجر جنرل (ریٹائرڈ) خورشید علی خان

(گورنر صوبہ سرحد)

پیغام

بابت سالانہ کنونشن جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

منجانب جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ جمعیت سادات پشاور سالانہ کنونشن منعقد کر رہی ہے یہ ایک روحانی اور عرفانی گھڑی ہوگی جس میں ہر وجود اللہ کی بے پناہ نعمتوں اور رحمتوں سے سرشار ہو جائے گا۔

یہ ایک ساعت ہے جس میں غیر سیاسی تنظیم اپنے اعلیٰ ترین مقاصد کو لے کر حکومت کی ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹائے گی اور اشتراک و تعاون کی فضا قائم کرنے میں مدد لے گی اتحاد بین المسلمین کا پرچم اس کے حوالے سے سربلند ہوگا میرے خیال میں رب کریم کو جو چیز سب سے زیادہ ناپسند ہے وہ ہے گروہی، لسانی اور نسلی اختلافات .... اور اس پر امت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ جس کی کوکھ سے انتشار اور افراتفری پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن گواہی دیتا ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد ہی نہیں .... ایلاف پیدا کرو۔ "فالف بین قلوبھم"

اگر ریت کے ذرے یکجا ہو جائیں تو ریگزار بن جاتا ہے مگر منشائے خداوندی یہ ہے کہ تم آپس میں اس طرح جذب اور پیوست ہو جاؤ کہ میں اور تم کا فرق مٹ جائے اور باہم متصل ہو کر چٹان بن جاؤ۔ قطروں کی یکجائی سمندر ہی نہیں بلکہ گلیشیئر میں ڈھل جائے تو مقصد پورا ہوتا ہے اور پھر اسی صورت کو ناقابل تسخیر قرار دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اسی نقشے کے مطابق رنگ بھرنے کی توفیق عطا کرے آج ہم جس دور پر آشوب سے گزر رہے ہیں عیاشی اور فحاشی کا مقابلہ اور نت نئے چیلنجوں کی مزاحمت کے لئے ایسے فلاحی اداروں کی اشد ضرورت ہے جس میں محبت، اخوت اور بھائی چارے کے چراغ جلائے جائیں۔ اس برصغیر میں بادشاہوں کی آمد کے ساتھ ساتھ فقراء اور صوفیاء کا بھی داخلہ ہوا جنہوں نے دامن کو داغ دار ہونے سے

بچایا اور دین کی اشاعت اور تبلیغ و ارشاد کا کام انہی نفوس قدسیہ نے انجام دے کر ہمیں ایک آزاد اسلامی مملکت کے حصول تک پہنچایا آج بھی ہمیں اپنے ان اکابرین کو یاد کر کے اپنی حرارت اور ایمانی قوت کا سامان ملتا ہے اور زندگی کے مشکل اور کٹھن مراحل میں وہی تام دستگیری کرتے ہیں وہ تو رب کریم کی رضامندی میں ڈھل کر ابدی مسرتوں سے ہمکنار ہو چکے ہیں ہم پیرو کاروں کے لئے ان خانوادگان کے فرزندوں سے عقیدت اور محبت ایک قدرتی امر ہے اور یہ تعلق روحانی اور مادی دنیا میں ایک توازن اور تناسب برقرار رکھے ہوتے ہے اور ان کے صحیح درجات کا ادراک ان کے آئیڈیلز (Ideals) اور نمونوں کی صحیح پیروی میں ہو گا۔

جنہیں نان جویں بخشی ہے تو نے انہیں بازوئے حیدر بھی عطا کر (اقبال)

خدا کرے کہ ان کی اولاد باسعادت بھی اپنے اعلیٰ سیرت اور کردار ہی کی بدولت جگمگاتی رہے اور یہ آستانے اسی طرح متبرک، نعمتوں اور بخششوں کے فیض لٹاتے رہیں۔

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز — از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمۃ للعالمین — آں امام اولین و آخرین
آں کہ جاں در پیکر گیتی دمید — روزگار تازہ آئین آفرید
بانوے آں تاجدار ہل اتیٰ — مرتضیٰ، مشکل کشا، شیر خدا
پادشاہ و کلبۂ ایوان او — یک حسام و یک زرہ سامان او
مادر آں مرکز پرکار عشق — مادر آں قافلہ سالار عشق

(علامہ اقبال)

باسمہ تعالیٰ

سپاس نامہ

بخدمت گرامی منزلت، عالی قدر، عزت مآب

سید السادات، السید یوسف رضا صاحب گیلانی مدظلہ العالی

سپیکر قومی اسمبلی پاکستان

السلام علیکم!

جناب والا!

میں جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور کی مجلس شوریٰ کے اراکین اور اپنے بزرگ سرپرستوں کی طرف سے آنجناب کا انتہائی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور جمعیت سادات کے اس کنونشن میں تشریف آوری پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضور والا!

ہماری فقیرانہ دعوت کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اپنی کمال مصروفیات کو ترک کرتے ہوئے آنجناب کے یہاں رونق افروز ہونے پر صرف میں ہی نہیں تمام سادات کرام جس قدر بھی شکریہ ادا کریں کم ہے کیونکہ آپ نے اس کنونشن میں قدم رنجہ فرما کر اس کی عظمت کو دوبالا کیا اور ہماری حوصلہ افزائی و عزت افزائی فرمائی۔

عالی مرتبت!

جمعیت سادات ایک غیر سیاسی اور غیر ملکی تنظیم ہے جو سادات کی فلاح و بہبود کے لئے تشکیل دی گئی ہے یہ تنظیم ہر قسم کی مذہبی منافرت اور فرقہ واریت سے بالاتر ہے جس کا عملی مظاہرہ اس عظیم

الشان اجتماع میں ملاحظہ فرما رہے ہیں نیز جمعیت سادات مملکت خداداد پاکستان میں بے حیائی و منشیات سے پاک اور ہر قسم کے گروہی لسانی و مذہبی تعصبات سے پر امن ایک مثالی معاشرے کے قیام کی خواہاں اور اتحاد بین المسلمین کی علم بردار ہے اس مقصد کے حصول کے لئے جمعیت سادات کا ہر رکن پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اہلبیت اطہار سلام اللہ علیہم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور اولیائے عظام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں عملی نمونہ پیش کرنے کی ان تھک جدو جہد کرے گا تاکہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملک میں اتحاد و اتفاق امن و یکجہتی اور بھائی چارے کی فضا۔ پیدا کرے اور وطن عزیز پاکستان میں اسلام کو تقویت، استحکام اور غلبہ حاصل ہو۔

گرامی منزلت!

جمعیت سادات کے قیام کو ایک برس ہو چکا ہے اس عرصے میں جمعیت سادات نے اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے پوری پوری کوششیں کرتے ہوئے سادات کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور سادات کرام کا یہ اجتماع ہماری کاوشوں کا ثمر ہے۔ نیز جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور کے اکابرین پاکستان بھر اور دیگر ممالک میں مقیم تمام سادات کرام کو متحد کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ پشاور کے سادات کرام نے اس اتحاد کی ابتداء کر دی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آج کے اجتماع میں تشریف فرما تمام سادات کرام اور آپ جیسے عالی مرتبت سادات، جمعیت سادات صوبہ سرحد کے اس ننھے پودے کو اپنے اثر و رسوخ مالی و اخلاقی امداد اور ذاتی توانائیوں سے عنقریب ایک بہت بڑے بین الاقوامی قد آور درخت میں تبدیل کر کے امت مسلمہ کے لئے ایک مثال قائم کریں گے

ابتدائی طور پر جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور نے سادات کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم پر بھرپور توجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور جمعیت سادات اپنے بجٹ کا پچاس فیصد سادات ۔ ہا، کی مذہبی اور جدید سائنسی تعلیم کے حصول کے لئے خرچ کر رہی ہے مستقبل کے تقاضوں کے پیش نظر جمعیت سادات نے سادات اکیڈمی کے نام سے ایک جدید ترین درسگاہ قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے جو پاکستان بھر میں

ایک منفرد تعلیمی ادارہ ہو گا جس میں جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیمات کا بھی خاطر خواہ اہتمام ہو گا اس کی تکمیل پر ایک کروڑ روپے سے زیادہ اخراجات آئیں گے اور یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شرح خواندگی کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کرے گا

آپ کی وساطت سے ہم پاکستان کے اہل ثروت اور کلیدی عہدوں پر فائز سادات کرام کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اس عظیم منصوبے کی تکمیل میں ہماری مالی اعانت فرمائیں تاکہ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں ایسے ہی مثالی تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں جن سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء مستقبل میں قوم کی رہنمائی کا خوش گوار فریضہ ادا کر سکیں۔

وما علینا الا البلاغ

سید لیاقت علی شاہ کنوینر، جمعیت سادات

و اراکین مجلس شوریٰ جمعیت سادات صوبہ سرحد

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہِ وصل خدا باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیرزن شاہِ خیبر شکن پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خان)

سالانہ رپورٹ

قابل صد احترام عزت مآب حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی
سرپرست اعلیٰ جمعیت سادات
سپیکر قومی اسمبلی پاکستان جناب سید یوسف رضا صاحب گیلانی مہمان خصوصی
اور معزز سادات کرام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

جمعیت سادات صوبہ سرحد کے اس سالانہ کنونشن میں آپ سب کا قدم رنجہ فرمانا جن کا حسب نسب خانوادہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیر خدا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور پیغمبر خدا کی دختر نیک اختر حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے براہ راست تعلق رکھتا ہے ہم سب کے لئے نہ صرف باعث صد افتخار ہے بلکہ ہم سب اس حقیقت کا برملا اظہار کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں کہ سادات کے اس منفرد کنونشن کی رونق دوبالا فرما کر آپ نے پاکستان میں بسنے والے تمام سادات کے سر فخر سے بلند کردئے ہیں چنانچہ ہم اس محفل میں شریک ہر مہمان گرامی قدر اور جمعیت سادات صوبہ سرحد کے جملہ محترم اراکین مشاورتی کمیٹی کے فاضل ممبران ہر دو سرپرستان اعلیٰ شیخ الحدیث علامہ سید محمد ایوب جان بنوری وشیخ التفسیر علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی اور خود اپنی جانب سے انتہائی خلوص کے ساتھ آپ سب کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔

جناب والا! سادات کرام کو متحد کرکے اتحاد بین المسلمین کا عظیم جذبہ دل میں لئے ہوئے حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے اپنی رہائش گاہ پر ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو پشاور کے سادات کرام کا ایک نمائندہ اجلاس طلب کرکے ارشاد فرمایا کہ چونکہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے اس لئے یہاں اتحاد بین المسلمین کا انعقاد ضروری ہے تاکہ تمام مسلمان مل جل کر ملک کے استحکام وسلامتی کے

لئے بھر پور کردار ادا کر سکیں آپ نے اس بلند و بالا مقصد کے حصول کے لئے یہ تجویز بھی پیش کی کہ اس کٹھن اور دشوار منزل کی جانب سب سے پہلے سادات عظام کو پیش قدمی کرنا چاہئے تاکہ ان کا کردار جذبہ عمل دیکھ کر ان کے لاکھوں مریدین و عقیدت مند بھی ان کی اقتداء میں اس کاروان عمل میں جوق در جوق شامل ہوتے چلے جائیں اجتماع میں شریک تمام سادات کرام نے آپ کی اس تجویز کی زبردست پزیرائی کی اور ہر قسم کی امداد و تعاون کا وعدہ اور یقین دہانی کرتے ہوئے جناب سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی کو کلی اختیار دیا کہ وہ جس طرح مناسب سمجھیں راہ عمل اختیار فرمائیں۔ اور معاونت کے لئے ابتداء ایک عبوری مشاورتی کمیٹی مقرر فرما کر اس نیک تحریک کا آغاز و اقراء فرمائیں اس فیصلے کے مطابق جمعیت سادات کے نام سے ایک تنظیم تشکیل دی گئی جس کے لئے ابتدائی طور پر گیارہ ارکان پر مشتمل ایک مشاورتی انتظامی کمیٹی مقرر کی گئی جس نے بارہ نکاتی اغراض و مقاصد مرتب کئے جن کی جمعیت کے پہلے باقاعدہ اجلاس منعقدہ ۱۹ فروری ۱۹۹۳ء میں منظوری دی گئی یہ بارہ نکات یہ ہیں۔

ا۔ سادات کرام کو متحد کر کے تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحفظ ناموس امہات المومنین و صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین اور تحفظ اہلبیت عظام خصوصاً جناب امیر المومنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم و تحفظ مقام اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم۔

ب۔ سادات کرام کے اندر باہمی احترام محبت اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا جذبہ صادقہ پیدا کرنا۔

ج۔ ہر ایک سطح پر سادات کرام کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

د۔ شریعت کی اتباع کرتے ہوئے تمام غیر اسلامی رسومات کی حوصلہ شکنی کرنا

ر۔ سادات کرام کے باہمی تنازعات اور رنجشوں کا تصفیہ اپنے بزرگوں پر مشتمل کمیٹی کے ذریعے کروانا

س۔ سادات کی افرادی قوت کو یکجا کرنا اور بیروزگاری جیسے مسائل کو حل کرنے میں حتی المقدور مدد کرنا

ص۔ سادات کے نوجوانوں کو مذہبی علوم کے حصول کی رغبت دلانا

ع۔ مستحق سادات کی تعلیم اور صحت عامہ کے لئے مناسب صورت میں اعانت کرنا

ف۔ سادات خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے خواتین کی تنظیم قائم کرنا

ل۔ سادات کرام کی درسگاہوں مساجد خانقاہوں کی حفاظت اور ایک اجتماعی قبرستان کا اہتمام کرنا

و۔ جمعیت سادات کے اغراض و مقاصد کی نشر و اشاعت کے لئے خصوصی شعبہ قائم کرنا نیز سادات کرام کا سالانہ کنونشن لازمی منعقد کرانا

ی۔ سیاسی وابستگی کے بارے میں ہر رکن مکمل طور پر آزاد ہو گا سادات کرام کے معزز بزرگوں پر مشتمل سپریم کونسل کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ جمعیت کے اغراض و مقاصد سے انحراف کرنے والے کسی بھی رکن کی رکنیت معطل / منسوخ کردے

ان تمام نکات کا مقصد یہی ہے کہ سادات کرام کو غیر ملکی اور غیر سیاسی بنیادوں کے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے تاکہ ایک متحرک قوت ہو کر سادات کرام اپنے عقیدت مندوں سمیت پاکستان اور دنیائے اسلام کی خدمت انجام دینے کے لئے اتحاد بین المسلمین کے ارفع و اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے کام کریں اگر سادات متحد ہو گئے تو یقین جانئے کہ پوری ملت اسلامیہ پاکستان میں پائیدار اتحاد پیدا ہو گا مشاورتی کمیٹی کے اراکین کی تعداد بعد میں بڑھا کر اٹھارہ کردی گئی جو اس وقت بحمد اللہ ۳۶ تک پہنچ چکی ہے تاکہ مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کیا جائے جمعیت کی فلاحی دینی و دنیاوی امور و مسائل پر غور و خوض کے لئے ماہرین پر مشتمل مختلف کمیٹیاں قائم کی گئیں ممبر سازی کے نتیجے میں اس وقت جمعیت میں ۵۶۰ عمومی اور مشاورتی کمیٹی کے ۳۶ ممبران باضابطہ طور پر درج کئے جاچکے ہیں یہ بھی طے پایا گیا ہے کہ جمعیت سادات کے مقاصد کو فروغ دینے سے سادات کرام کا تحقیقی ترجمان ادارہ بنانے اور فلاح و بہبود کا احاطہ کرنے کے لئے ماہانہ اجلاس مختلف علاقوں میں منعقد کئے جائیں جن میں اراکین کی جانب سے پیش کی جانے والی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر پر غور و خوض کیا جائے اور مسائل کے حل کے لئے جدو جہد کی جائے

چنانچہ اس فیصلے کے مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء سے آج ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء کے ایک سال تین ماہ آٹھ دن پر محیط اس مختصر ابتدائی عرصے کے دوران جمعیت سادات کے تیرہ ماہانہ اجلاس باقاعدگی سے

منعقد کئے گئے البتہ ماہ رمضان کے دوران باضابطہ اجلاس منعقد نہیں کیا جاسکا لیکن اس کے بدلے میں
اب تک چار ہنگامی اجلاس بلائے گئے جن میں سالانہ کنونشن کے بارے میں امور کا تفصیل سے جائزہ لیا
گیا اور مختلف کمیٹیوں کی سفارشات کے مطابق فیصلے کئے گئے مشاورتی کمیٹی کے ۲۵ اجلاس اس
کے علاوہ منعقد کئے گئے جن میں مختلف تجویزوں کو عملی جامہ پہنایا گیا لائحہ عمل کی ترتیب میں
سادات کرام کے بچوں کی تعلیم و تربیت کو فوقیت دی گئی جمعیت کا باقاعدہ دفتر قائم کیا گیا اور ہمہ
وقتی آفس سیکرٹری مقرر کیا گیا فنڈز کو باحفاظت جمعیت کی تحویل میں رکھنے کیلئے نیشنل بنک میں
اکاؤنٹ کھولا گیا یوتھ ونگ (Youth wing) کا قیام عمل میں لایا گیا دینی تعلیم کے سلسلے میں
جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ علامہ سید محمد امیر شاہ گیلانی نے سادات و دیگر بچوں کے لئے
درس قرآن پاک کا اہتمام کیا گزشتہ برس مستحق سادات کرام کے بچوں اور بچیوں کے تعلیمی وظائف
کے لئے کل بجٹ پچاس فیصد حصہ خرچ کیا گیا اس کے علاوہ میٹرک کے امتحان میں اول دوم اور
سوئم آنے والے سادات طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات کا اعلان کیا گیا جس کی تفصیل یہ ہے
اول آنے والے سید طالب علم کو گولڈ میڈل اور مبلغ تین ہزار روپے دئے جائیں گے دوم آنے والے
کو سلور میڈل اور دو ہزار روپے سوم آنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد اور سند دی جائے گی لہذا فیصلے
کے مطابق اول انعام کے مستحق طالب علم کا نام سید فواد جمال الحسنین گیلانی دوم کا نام سید کامران
بنوری اور سوئم انعام کی مستحق سیدہ ربیعہ ہادی قرار پائیں

نیز دینی علم کے حصول کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ حافظ قرآن سید طالب علم کو پانچ ہزار
روپے کا انعام دیا جائے گا اور اس کے مزید تعلیمی اخراجات سید عاقل شاہ نے اپنے ذمہ لئے ہیں درس
نظامی کا کورس مکمل کرنے والے طالب علم کو مبلغ دس ہزار روپے ادا کئے جائیں گے اور اس کے
تعلیمی اخراجات سید لیاقت حیات ادا کریں گے۔ بہترین قاری کو مبلغ پانچ ہزار روپے ادا کئے جائیں
گے اور اس کے مزید تعلیمی اخراجات سید تاج میر شاہ برداشت کریں گے سادات کرام سے قریبی رابطہ
قائم رکھنے کے لئے ایک تفصیلی سروے کا انتظام کیا گیا ہے جس کی ابتداء ضلع پشاور سے کی گئی اس

سلسلے میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن کے ذمہ یہ کام بھی سونپا گیا کہ وہ سادات کرام کی فہرستیں بمعہ جملہ کوائف تیار کریں نیز مخفی جواہر کو تلاش کریں جنہیں بنیاد بنا کر سادات کرام کی فلاح و بہبود کے ایسے منصوبے مرتب کئے جائیں جن سے ان کے احترام میں فرق بھی نہ آئے اور وہ عزت کی زندگی بھی گزار سکیں مزید براں یہ کہ وہ چھوٹے بڑے مختصر اور طویل المیعاد ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے پاکستان کے تمام عوام کی خدمت بھرپور انداز سے کر سکیں اور اس طرح پاکستان کی اسلامی و نظریاتی مملکت میں ایک حقیقی اسلامی فلاحی معاشرہ عملی طور پر وجود میں آ سکے

معزز سادات جمعیت سادات صوبہ سرحد میں پہلی ایک ایسی سماجی تنظیم ہے جس نے عملی طور پر پاکستان کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کو مغرب کی غیر مہذب و ناشائستہ ثقافتی یلغار سے محفوظ رکھنے کا عزم کر رکھا ہے چونکہ یہ تنظیم غیر سیاسی اور غیر مسلکی ہے وہاں عوام الناس نے بھی جمعیت سادات صوبہ سرحد کا بڑی گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا اور مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے آج اس پاک محفل میں آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اولاد علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہمہ گیر محبت و اخوت کا عملی مظاہرہ قابل دید ہے فرقہ واریت کا خاتمہ جمعیت کے اب تک منعقد ہونے والے ماہانہ اجلاسوں میں جو نماز مغرب کے وقت اختتام پزیر ہوتے ہر فرقے اور مسلک سے وابستہ سادات نے ایک ہی امام کی اقتدار میں نماز ادا کی اس سلسلے میں پشاور کے مشہور معروف مقتدر بنوری سادات خاندان کا ہمارے ساتھ مکمل تعاون رہا ہے شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمد ایوب جان بنوری جمعیت سادات کے سرپرست اعلی ہیں آپ اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی ہونے کے ساتھ ساتھ سادات کی ترقی، خوشحالی و فلاح اور بہبود کے بے پناہ خواہش مند ہیں۔

جمعیت سادات کے بانی اور عملاً اس تنظیم کو پروان چڑھانے والی شخصیت فخر سادات علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی ہیں جو جمعیت سادات کے سرپرست اعلی بھی ہیں اور اپنی خداداد قابلیت اور صلاحیتوں کی بدولت ہمیشہ دعاؤں اور قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے ہیں جن کی بدولت جمعیت سادات کا ہر رکن اسی محبت خلوص اور جوش و خروش کے ساتھ جمعیت سادات کے مقاصد کو آگے بڑھانے میں

سرگرم عمل اور سرشار ہے۔

معزز سادات کرام! جمعیت کی عمر ابھی فقط ایک برس اور تین ماہ ہوئی ہے لیکن اس مختصر عرصہ کی کارکردگی سے ہم مطمئن ہیں اور ہمارا دل یہ گواہی دے رہا ہے کہ انشاء اللہ ہمارا یہ جذبۂ صادق نہ صرف برقرار رہے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم سے مزید بڑھتا رہے گا اور ہم آئندہ سال کے دوران ان تمام ترقیاتی منصوبوں کو بروئے کار لانے میں کامیاب ہو جائیں گے جن کی بساط ہمارے سرپرستوں نے ہمارے سامنے بچھائی ہے اور جن کی تکمیل کا چیلنج ہم نے اپنا فرض اولین جان کر صدق دل اور بسروچشم قبول کیا ہے جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ ابتدائی طور پر جمعیت سادات صوبہ سرحد نے سادات کرام کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم پر بھرپور توجہ دینے کا عزم کیا ہوا ہے اور جمعیت اپنے بجٹ کا ۵۰٪ سادات طلباء کی مذہبی اور جدید سائنسی علوم پر خرچ کر رہی ہے مستقبل کے تقاضوں کے پیش نظر جمعیت سادات نے ایک سادات اکیڈمی یا سادات ماڈل سکول کے نام سے ایک جدید ترین درسگاہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جو کہ پاکستان بھر میں ایک مثالی درسگاہ ہوگی اور اس منصوبہ پر ابتدائی طور پر اخراجات کا تخمینہ قریباً ایک کروڑ روپے ہو گا یہ درسگاہ وطن عزیز کی شرح خواندگی بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کرے گی ہم پاکستان بھر کے لاکھوں صاحب ثروت مخیر سادات کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ اس عظیم فلاحی منصوبے کی تکمیل کے سلسلے میں ہماری مالی مدد و اعانت فرمائیں تاکہ بعد میں پاکستان کے ہر بڑے شہر میں ایسی ہی مثالی درسگاہیں قائم کی جاسکیں ہم یہاں پر تشریف فرما تمام معزز محترم مہمانوں سے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولاد علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ناطے اس عظیم مشترکہ نسبت کے باعث یہ استدعا کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ سادات کو یکجا کرنے ان کے معاشرتی معاشی عمرانی اخلاقی فلاحی تعلیمی دینی و دنیاوی ترقی کی راہیں متعین اور عملی لائحہ عمل مرتب کرنے میں بلا کسی ہچکچاہٹ کے کھل کر ہمارا ساتھ دیں اور جس طرح بھی ممکن ہو سکے قافلہ سالاروں کی حیثیت میں ہمارے ساتھ شریک سفر ہو کر اتحاد بین المسلمین کی اس منفرد انقلابی تحریک میں مردانہ وار ان چراغوں کو روشن کریں جو ہمارے بزرگوں نے دین متین کے فروغ کے لئے روشن کئے اور جن کی لو کو ہم نے نامساعد

حالات اور باد مخالف کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھنے کا اللہ تعالیٰ کے حضور مسلم اور پختہ عہد کیا ہے ہم بہ مانند عقاب حضرت علامہ اقبال کے اس مشورے پر بھی دل وجان سے عمل پیرا ہیں

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

معزز سادات کرام! میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے بے ربط الفاظ کو نہایت توجہ اور صمیم قلب سے شرف سماعت بخشا میں تمام مہمانان گرامی کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت ہمیں اس قدر شفقت اور محبت کے ساتھ عنایت فرمایا میں یہاں خاص طور پر مہمان جناب سید یوسف رضا گیلانی سپیکر قومی اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے اس کنونشن میں شرکت فرمائی آخر میں اپنے تمام ساتھیوں مشاورتی کمیٹی کے اراکین یوتھ ونگ کے تمام نوجوانوں انتظامی مالی اور دیگر امور سے متعلق مختلف کمیٹیوں کے معزز اراکین کا انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی شبانہ روز انتھک محنت نے اس سالانہ کنونشن کے انعقاد اور اسے اس قدر کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اس سلسلے میں پریس خصوصاً مشرق پشاور مقامی انتظامیہ ذرائع ابلاغ کے ارباب اختیار کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انوں نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے قبل اس کے کہ میں اجازت چاہوں میں یہ بات بہ بانگ دہل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مالیات کا حصول چاہے وہ عطیات کی صورت میں ہو یا ماہانہ و سالانہ زر اعانت کے طور پر وصول کیا جائے انتہائی مشکل کام ہے ہمیں خوشی ہے کہ صوبہ سرحد کے سادات کرام خصوصاً پشاور دیر ہزارہ کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھنے والے ہمارے سید بھائیوں نے اس ضمن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کسی غیر سید سے اس کنونشن یا جمعیت سادات کے اخراجات کے لئے عطیات ہم نے وصول نہیں کئے اس لئے کہ ہم نے یہ اصول مرتب کیا ہے کہ سادات کا یہ ذاتی بوجھ امت مسلمہ کے کسی اور فرد پر نہ ڈالا جائے سمع فراشی کی معذرت چاہتے ہوئے اس جسارت کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ اس مختصر سے عرصے میں ہم نے جو کچھ کیا یقیناً ہمارے وسائل اور بساط سے کہیں زیادہ تھا ملک وملت کی خدمت کا ایک وسیع میدان ہمارے

سامنے موجود ہے ہمیں یقین ہے کہ ہماری کارکردگی کی ان جھلکیوں سے ہماری ہمت اور ہمارے عزائم کا نقشہ آپ سب کے دلوں پر ضرور ابھر آیا ہوگا ہم ان تمام کوششوں میں آپ کا عملی تعاون چاہتے ہیں جس کے لیئے ہم آپ سب کے مشکور و ممنون ہوں گے

فقط

والسلام

آغا سید لیاقت علی شاہ گیلانی

کنوینر جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا راکب دوش عزت پر لاکھوں سلام

اوج مہر ہدیٰ موج بحر ندیٰ رُوحِ رُوحِ سخاوت پر لاکھوں سلام

شہد خوار لعاب زبان نبی چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہِ گلگوں قبا بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِ دُرجِ نجف مہر برج شرف رنگ رومی شہادت پر لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خان)

رپورٹ یوتھ ونگ (جمعیت سادات)

سید ماجد علی شاہ گیلانی
کنوینئر یوتھ ونگ

صدر گرامی قدر، عزت مآب، فخر سادات، واجب الاحترام حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی سرپرست اعلیٰ جمعیت سادات مہمان خصوصی جناب سید افتخار حسین شاہ صاحب گیلانی ممبر قومی اسمبلی

معزز سادات کرام اور میرے محترم سادات نوجوان ساتھیو! السلام علیکم

آج کا یہ عظیم الشان کنونشن سادات کرام کے اتحاد و یکجہتی کا لازوال ثبوت پیش کر رہا ہے۔ اس وقت پشاور اور صوبہ سرحد کے سادات کرام کے علاوہ بلوچستان، پنجاب، سندھ، آزاد کشمیر، افغانستان، ایران اور اردن سے تشریف لائے ہوئے سادات کے نمائندے یہاں موجود ہیں۔ اور خاندان نبوت کے نفوس قدسیہ کے اس بابرکت اجتماع کے سامنے اپنی معروضات پیش کرنا میرے لئے باعث سعادت ہے اور میں جمعیت سادات کی یوتھ ونگ کے کنوینئر کی حیثیت سے آپ کا کچھ وقت لوں گا۔

معزز سادات عظام ایک وقت تھا۔ کہ جب سانحہ کربلا کہ جس کو۔یہود و نصاریٰ نے بھی کائنات کا سب سے بڑا المیہ اور حادثہ تسلیم کیا۔ لیکن وقت کے وہ ظالم حکمران جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے تھے۔ انہوں نے اس سانحے کو ایک جنگ برائے اقتدار قرار دیا۔ اور وہ جمعیت سادات جس کے میر کارواں حضرت امام السادات سیدنا، مرشدنا حسین ابن علیؑ تھے۔ ان کو ایک باغی گروہ اور نعوذ باللہ باغی سردار کا نام دیا گیا۔ اور میدان کربلا میں تاریخ اسلام سید کے خون میں ڈوب گئی تاریخ دان جو کبھی ابن خلدون کے روپ میں کبھی ابن اثیر اور کبھی ابن کثیر کے روپ میں اور کبھی طبری کے روپ میں قلم اٹھاتے رہے۔ لکھتے

رہے نکلتے رہے۔ بنو امیہ اور بنو عباس کی سلطنت کی بنیادیں سادات کے خون پر استوار ہوئیں۔

سید زادوں پر زمین تنگ کر دی گئی اور سید کش تحریکیں شروع ہوئیں۔ ان خون آشام حاکموں کی روحوں تک سے سید زادوں کے خون کی بو آتی ہے۔ اور آج تک تاریخ اسلام سید زادوں کے خون کے چھینٹوں سے بھری پڑی ہے۔ امام موسیٰ کاظم جو کہ وقت کے حاکموں سے مایوس ہو کر ایک کٹیا میں بیٹھے اپنے نانا پاک کے دین کی خدمت کر رہے تھے اور انکا کل متاع حیات فقط ایک جبہ قلم دوات، چند کاغذ اور ایک پیالہ جس میں کھاتے بھی اور پیتے بھی تھے لیکن وقت کے خون آشام حاکموں کو انکی یہ ادا بھی پسند نہ آئی۔ اور انہوں نے امام وقت کے پیالے میں زہر ملا دیا۔ امام شہید ہوئے۔ تاریخ بغداد گواہ ہے کہ ایک سید زادہ کہ جسکی عمر ۸ اور ۹ برس کے لگ بھگ تھی۔ ان کا سر قلم کروا کر پل بغداد پر ڈلوا دیا گیا۔ اور مسلمانان وقت۔ ظالم حاکموں کے خوف سے دس سال تک اس بے گور و کفن لاشے کے قریب تک نہ گئے۔

سید! اپنے نانا محمد رسول اللہ کے دین کی بقاء کی جنگ لڑنے پر مجبور ہو گیا۔ سید اپنے آپ کو پہچانتا تھا۔ چنانچہ دامن ولایت تھامے سادات عظام نے ایران، عراق، افغانستان، شام، اردن، دمشق، مراکش، ترکستان اور پھر متحدہ ہندوستان کا رخ کیا۔ پس کہیں شاہ شمس تبریز کی جلالت۔ کہیں امام رضا کی امامت۔ کہیں شاہ جیلاں کی ولایت۔ اور کہیں خواجہ اجمیری کی ولایت کے جھنڈے کھڑے ہو گئے۔ اور چراغ ولایت۔ شجاعت اور امامت کے نور سے دنیا کے چپے چپے کو منور بہ اسلام کیا۔ لیکن وقت کی سست روی کے ساتھ ساتھ سادات ایک مرتبہ پھر سستی کی طرف مائل ہوتے اور آہستہ آہستہ اپنی پہچان سے بھی مبرا ہوتے نظر آنے لگے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں جید سادات کرام نے سادات کی فلاح و بہبود اور شناخت کے لئے تنظیموں کی بنیادیں ڈالیں۔ لیکن بات پھر وہی رہی کہ وقت کے ساتھ ساتھ تنظیمیں بنتی ٹوٹتی اور بکھرتی رہیں۔

انہی پر آشوب حالات میں کہ جب سادات بکھرے پڑے تھے اور اموی دور کی یاد تازہ ہونے لگی اور وقت کے یزیدی پیروکاروں نے ایک مرتبہ پھر سیدنا و مرشدنا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ، اہل

بیت پاک، شہیدان کربلا اور حضرات اولیا۔ کرام کی ذات پاک کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ اور اس سب وشتم کا سلسلہ کہ جس کو ایک مرد مجاہد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ختم کیا تھا۔ ایک مرتبہ پھر شروع ہو گیا۔ چنانچہ سادات پشاور کے جید بزرگ، ممتاز عالم دین، پیر طریقت، رہبر شریعت جناب سید مولانا محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی دامت بر کاتہم اور شیخ الحدیث ممتاز عالم دین حضرت العلامہ جناب سید محمد ایوب جان صاحب بنوری نے ان حالات کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ ایک ایسا پلیٹ فارم سادات کرام کو مہیا کیا جائے کہ جہاں سے وہ اپنی پہچان، اپنی شناخت کر سکیں اور اپنے ان سید بھائیوں کی خدمت کر سکیں کہ جو اپنی غربت اور اپنی بے بسی بوجہ اپنی خودداری کے کسی سے بیان نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جمعیت سادات صوبہ سرحد کی بنیاد ڈالی گئی۔ جمعیت کی سرپرستی جناب مولانا امیر شاہ صاحب قادری گیلانی دامت بر کاتہم اور شیخ الحدیث جناب مولانا محمد ایوب جان صاحب بنوری نے سنبھالتے ہوئے جمعیت سادات صوبہ سرحد کا کنوینر سید لیاقت علی شاہ صاحب گیلانی کو مقرر کیا جنکی شخصیت واقعی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قائدانہ صلاحیتوں سے مالا مال ہیں۔ اور انہوں نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں یہ ثابت کر دکھایا کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

شب و روز کی محنت شاقہ کے بعد جمعیت سادات اس گلدستہ کی مانند پورے ملک میں مہکی کہ جس میں ہر قسم کے ہر رنگ کے ہر خوشبو کے پھول ہوں۔ اور اس وقت جمعیت کے سالانہ کنونشن میں نقوی، رضوی، جعفری، بخاری، کاظمی، گیلانی، بنوری، تمام پھول ملکر ایک گلدستہ کی صورت اختیار کئے ہوتے ہیں اور اسکی مہک آج کے اس کنونشن میں ہم اور آپ سب محسوس کر رہے ہیں، مسحور ہو رہے ہیں۔

معزز مہمان خصوصی یہ کنونشن اس لحاظ سے بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ اس اجتماع میں ملک کے دور دراز سے آنے والے سادات عظام نے شرکت کی اور ان تک جمعیت سادات صوبہ سرحد کی آواز پہنچی اور انشاء اللہ یہ اجتماع سادات کی فلاح کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔

عالی مرتبت ! جمعیت سادات کے دست راست یوتھ ونگ نے اپنے بڑوں اور بزرگوں کے قدم بہ قدم اور شانہ بشانہ کام کیا۔ اور جیسا کہ کسی بھی معاشرہ میں کسی بھی جماعت میں نوجوان ہی اسکے روح رواں ہوتے ہیں۔ نوجوان ہی اس تنظیم یا معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتے ہیں۔ چنانچہ جمعیت سادات یوتھ ونگ نے اپنے پروگرام مین سب سے پہلے سادات نوجوانوں کو یکجا کیا۔ ایک تنظیمی ڈھانچہ مرتب کیا۔ سادات نوجوانوں کی فلاح و بہبود اور اصلاح معاشرہ کے لئے اپنی جدو جہد کا آغاز کیا۔ چنانچہ بحمد للہ آج جمعیت سادات یوتھ ونگ میں ۲۰۰ سے زائد نوجوان ممبر زصرف پشاور شہر کی سطح پر اور بشمول دیہات و دیگر اضلاع تقریباً ۳۰۰ سے ۴۰۰ کے درمیان نوجوان سادات اس یوتھ ونگ میں اب تک شامل ہو چکے ہیں۔ اور جمعیت سادات کے پروگراموں پر عملدر آمد کے لئے اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں اور انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں کہ جب زمانہ کی عنان سید بزرگوں اور سید نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔

انشاءاللہ

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

جمعیت سادات شادو آباد

والسلام

بقیہ صفحہ ۲۹

کرے۔ اگر ہم اس صوبے میں بنیاد رکھ دیں تو پاکستان بھر کے لوگ کہیں گے کہ سادات واقعی اسی ہستی کی اولاد ہیں جو اپنے نانا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں تو آیئے آج ہم اس وطن میں وہی محبت، خدمت پھیلائیں کہ لوگ کہیں کہ واقعی یہ آل رسول ہیں اور ان میں اس ہستی کا خون موجود ہے جو دونوں جہانوں کی سردار ہے

بہت بہت شکریہ

خطاب مہمان خصوصی

جناب سید یوسف رضا گیلانی   صاحب سپیکر قومی اسمبلی پاکستان

جناب صدر علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب گیلانی محترم جناب سید ظفر علی شاہ صاحب ممبر قومی اسمبلی معزز سنیٹرز صاحبان و قابل صد احترام سادات کرام السلام علیکم

آج اس مبارک محفل میں شمولیت میرے لئے خوش نصیبی کا مقام ہے میں جمعیت سادات پشاور کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس پاکیزہ محفل میں شرکت کی دعوت دے کر دینی و روحانی پیشواؤں کی صحبت اور بابرکت خیالات سے باریاب ہونے کا موقع فراہم کیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ صوبہ سرحد کے علماء صوفیائے کرام اور عوام نے برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی سربلندی کے لئے بے پناہ خدمات سرانجام دیں آج کی یہ عظیم الشان تقریب اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ اسلام اور خدمت کا جذبہ آج بھی زندہ و پائندہ ہے لوگوں کو اسلام، اعلیٰ اخلاقی و عملی اقدار سے روشناس کرنے کا جو سلسلہ ہمارے اسلاف نے شروع کیا تھا وہ پوری لگن اور محنت کے ساتھ جاری ہے اس کی بنیادی وجہ آپ محترم حضرات کی محنت و کاوش ہے۔ جنہوں نے بزرگوں کی روایات کو مضبوطی سے تھام رکھا ہے

میں اس تنظیم کے اہل کاروں اور معاونین کو مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے عزم و حوصلے میں اضافہ کرے تاکہ نیکی کی قوتوں کو غلبہ حاصل ہو اور ملک سے فساد و نفاق کا خاتمہ ہو۔

جناب صدر! ایک سیاستدان کے طور پر میں آپ کو اپنی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے اور دوسری اسلامی دفعات بھی موجود ہیں جن کے مطابق پاکستان میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جاسکتا جو قرآن و

سنت کے خلاف ہو۔

حاضرین مجلس اسلام ایک زبردست روحانی واخلاقی اپیل رکھتا ہے اس اپیل کو لوگوں کے دل و دماغ تک بطریق احسن پہنچانے کے لئے ایک خالص روحانی مہارت اور ذہنی ریاضت کی ضرورت ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے کلام پاک، سیرت طیبہ، صحابہ کرام اور اولیائے کرام کی تعلیمات سے مکمل استفادہ ضروری ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ پاکستان میں بالعموم اور صوبہ سرحد میں بالخصوص ایسی ہستیاں موجود ہیں جو اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی اہلیت اور حوصلہ رکھتی ہیں اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی یہ تنظیم اسلام کے پیغام کو عام کرنے اور معاشرے میں غیر اسلامی رسومات کا خاتمہ کرنے اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک بہترین پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے

جناب صدر! خدمت خلق کے حوالے سے میری گزارش ہوگی اگر آپ اپنے دائرہ کار میں سادات کے ساتھ ساتھ سماج کے دیگر غریب اور مظلوم طبقوں خصوصاً بیواؤں اور یتیموں کو بھی شامل کرلیں تو ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات و تعلیمات کو زیادہ بہتر طریقے سے عام کر سکیں گے یہاں پر جو بارہ نکاتی پروگرام کا اعلان کیا گیا میں مکمل طور پر اس کی حمایت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے پہلے سادات کو منظم کرنا ہے تو سب سے اولیت ترجیحی مقصد جو آپ نے از خود اپنے مقاصد میں رکھا ہے وہ تعلیم ہے۔ یتیم وہ نہیں جس کے ماں باپ نہیں بلکہ یتیم وہ ہے جس کے پاس علم نہیں اس لئے آپ کوشش کریں بچوں اور بچیوں کو نہ صرف ایک عام تعلیم دیں بلکہ انہیں ہنر مند (پیشہ ورانہ) تعلیم دیں تاکہ وہ اپنے آپ کو موجودہ حالات کے مطابق ڈھال سکیں اور دوسری چیز جسے میں اہمیت دیتا ہوں وہ بیروزگاری ہے اس بیروزگاری کو حل کرنے کے لئے اپ ایک جامع منصوبہ بنائیں تاکہ اہل سادات اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور کسی کے سامنے نہ جھکیں ان دو چیزوں کے لئے میں اپنے علاقے میں بھی اور کہیں بھی جب میں کسی بھی حیثیت میں رہا تو کوشش کی کہ انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جاسکے سادات میں جو مخیر حضرات ہیں ان کو کامیاب کرنے اور اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے جتنا ممکن

ہو سکے ان کی مدد کریں تاکہ اس مشن کو آپ کامیابی سے ہمکنار کر سکیں ان الفاظ کے ساتھ میں تمام منتظمین کا، تمام اہل سادات اور اپنے بھائی سید ظفر علی شاہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں آپ کے خیالات سن سکوں اور اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں، بہت بہت شکریہ

سر ابراہیم و اسماعیل بود — یعنی آں اجمال را تفصیل بود
عزم او چوں کوہساراں استوار — پائیدار و تند سیر و کامگار
تیغ بہر عزت دین است و بس — مقصد او حفظ آئین است و بس
ماسوااللہ را مسلماں بندہ نیست — پیش فرعونے سرش افگندہ نیست
خون او تفسیر ایں اسرار کرد — ملت خوابیدہ را بیدار کرد
تیغ لا چوں از میاں بیروں کشید — از رگ ارباب باطل خوں کشید
نقش الا اللہ بر صحرا نوشت — سطر عنوان نجات ما نوشت
رمز قرآن از حسین آموختیم — ز آتش او شعلہ ہا اندوختیم

(علامہ اقبال)

خطاب مہمان خصوصی
سید افتخار حسین گیلانی ممبر قومی اسمبلی پاکستان (کوہاٹ) واپوزیشن لیڈر

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی اور میرے سادات بھائیو!

حقیقت ہے کہ میرے پاس آج شکریہ کے الفاظ نہیں ہیں منتظمین کے لئے جنہوں نے مجھے آج یہ اتنا اعزاز بخشا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حقیقت ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔ آج اس ایک چھت کے نیچے بالخصوص صوبہ سرحد اور بالعموم پاکستان کے سادات بھائیوں کو دیکھ کر۔ وقت کی کمی کا مجھے بھی احساس ہے لیکن مہمان خصوصی کو کچھ تھوڑا سا تقاریر کے نچوڑ کے متعلق بات کرنا پڑتی ہے میں نے جو تقاریر آج سنیں اس میں سے ایک تکلیف میں نے دیکھی جو میرے اندازے کے مطابق جس پر مقررین نے بھی روشنی ڈالی وہ ہمارے اہل سادات کی کچھ ذاتی تکالیف سے متعلق ہے۔ مجھے بھی ان باتوں کا احساس ہے اور واقعی ہمارے بلوچستان کے ایک سید نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ ہمیں سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر اپنی قومی وابستگی کو اولیت دینی چاہیئے۔ میں بھی اس بات کا قائل ہوں اور دل سے قائل ہوں۔ میرا خود بھی یہی ایمان ہے جو بھائی کا نہیں ہو گا وہ کسی اور کا کیا ہو گا۔ یہاں پر ہم سب بھائی بیٹھے ہوتے ہیں اگر ہم ایک دوسرے کی تکلیف میں آج ایک دوسرے کی مدد نہ کریں تو ہم دوسرے لوگوں سے کیا شکوہ کر سکتے ہیں۔ اگر میرے پاس کوئی سید بھائی کسی کام کے سلسلے میں آئے یا میں کسی ایسے سید بھائی کے پاس جاؤں جسے

اقتدار حاصل ہے اور یہ اقتدار اللہ تعالیٰ ہی کا تفویض کردہ ہوتا ہے انسان بذات خود کچھ بھی نہیں ہے اگر آج میرے پاس اختیار ہے یا قمر عباس صاحب کے پاس ہے یا ظفر علی شاہ صاحب کے پاس ہے سنیئر صاحب کے پاس اختیار ہے یا میرے جن جن بھائیوں کے پاس اختیار ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا تفویض شدہ ہے اگر اس اختیار کو میں اپنے سید بھائی کے حقوق کے لئے استعمال نہ کروں تو میں اس دنیا میں بھی گناہ گار ہوں اور اپنے رب ذوالجلال کے سامنے بھی گناہ گار ہوں گا یہ بھی میرا ایمان ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے سامنے ہمیں ان دنوں کا حساب بھی دینا پڑے گا کہ تمہیں میں نے کچھ اختیار دیا تھا یہ اختیار تمہارا نہیں تھا۔ بلکہ یہ میرا تھا۔ میں نے تمہیں ان خوش قسمت بندوں میں سے چنا تھا جنہیں اختیار دیا گیا اور ہمیں اس بات کا بھی احساس ہونا چاہیئے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اس ہال میں اس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے لوگوں پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ سید ہونا اتنا بڑا اعزاز ہے اس امت مسلمہ میں اس سے بڑا اعزاز کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ میں اس وقت چہرے دیکھ رہا ہوں شہروں میں بسنے والے، گاؤں میں رہنے والے اور جہاں سے بھی ہم گزرتے ہیں چاہے ہمارا کچھ بھی کردار ہو پھر بھی لوگ کہتے ہیں پیر صاحب، سید صاحب۔ اگر ہم کچھ برا بھی کہہ دیں تو کہتے ہیں خیر ہے پیر صاحب ہے، سید صاحب ہے۔ لیکن ہمیں بھی اپنے کردار کو بلند کرنا ہو گا۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ سید میں دو باتیں ضرور پائی جاتی ہیں ایک سخی ہو گا اور دوسرا خوبصورت ہو گا۔ لیکن یہ حسن صرف ظاہری شکل وصورت ہی کا نہیں ہوتا بلکہ یہ حسن سیرت، عادت، محبت، اخوت اور کردار کا ہوتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ جمعیت سادات کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ اس کا سیاست سے کچھ تعلق نہ ہو۔ لیکن تاہم بحیثیت سادات اس وطن میں کہ یہ اسلامی وطن ہے۔ یہ اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اس میں آج بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سب سے برتر شے ہے۔ تو ہم سادات کو اپنا کردار بلند کرنا ہو گا۔ گاؤں گاؤں، گھر گھر ہمیں اپنے اخلاق پر نظر ڈالنی ہوگی۔ ہاں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت سے ضرور کہا ہے کہ ان کی عزت کرو۔ لیکن رب ذوالجلال کے سامنے جب پیش ہوں گے تو ہم نے اپنے نانا جان، کملی والے اور اپنے دادا جناب علی المرتضی کی عزت کا بھی خیال رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری وجہ سے انہیں کوئی خفت نہ اٹھانی پڑے۔ اس بات پر بھی توجہ دینی چاہیئے کہ ہمارے آباؤ اجداد یہ نہ کہیں کہ یا اللہ اس کا افتخار گیلانی کا کردار واقعی اچھا نہیں تھا۔ تو ہم نے اس بات پر سوچنا ہے اگر ان کے ہم پر احسانات ہیں تو ہم پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں ان ناموں کے لئے جن کے لئے دنیا کانپتی ہے۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا دین لڑائی جھگڑے سے نہیں پھیلا۔ کسی نے ڈنڈے نہیں مارے۔ پیار و محبت سے پھیلا ہے اور انسانیت کا عروج دکھایا اشرف المخلوقات کو۔ وہ پہلا نبی تھا اور یہ پہلا دین تھا جس نے اصلی عمومی الفاظ میں سچائی اور جھوٹ کا فرق بتایا جس نے انسانیت اور عدل وانصاف کے صحیح معنی بتائے آج ہم پر بھی فرائض عائد ہوتے ہیں تعلیم کے متعلق باتیں کی گئیں بڑی اچھی باتیں ہوئی۔ ہم پر فرض ہے۔ میرے اور آپ سب کے نانا جان یہ فرماتے ہیں کہ "اگر تعلیم کے چین بھی جانا پڑے تو جاؤ" اگر ہم ان کی باتوں پر عمل نہیں کریں گے تو ہم کس منہ سے دوسروں کو نصیحت کر سکتے ہیں۔ پہلے ہمیں خود عمل کرنا پڑے گا۔ تو آج اس پاکستان میں ہمارا کردار ایسا ہونا چاہیئے کہ جب لوگ دیکھیں تو کہیں کہ واقعی یہ اس نبی کریم سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اولاد ہے۔ جس کی انکساری، عجز، محبت اخوت کی مثالیں تا قیامت دی جائیں گی میں جمعیت سادات کا بے حد مشکور ہوں اور آخر میں صرف جناب (ہادی صاحب نے جو بات کی ہے اسے آگے بڑھانا چاہتا ہوں) ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جب بھی محرم الحرام آتا ہے اور خصوصاً میرے ضلع (کوہاٹ) میں فقہ جعفریہ اور اہلسنت میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی چپقلش ضرور ہوتی ہے۔ میری استدعا ہے محترم جناب گیلانی صاحب سے کہ ایک کمیٹی بنائیں جس میں دونوں مکاتب فکر شیعہ و سنی سادات کی کمیٹی صوبے کی سطح پر قائم کی جائے سرکاری کمیٹی کو بھول جائیں سرکاری کمیٹیوں کا وہ احترام نہیں ہوتا جو آپ کی کمیٹی کا احترام ہو گا۔ تاکہ اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو وہ کمیٹی جا کر افہام و تفہیم سے لڑائی جھگڑے کو ختم

بقیہ صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطاب
حضرت علامہ سید امیر علی شاہ صاحب کاظمی خطیب ہزارہ

نحمدہ نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہر کم تطھیر ۔ اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولنا محمد و بارک وسلم

جناب صدر محترم حضرت شیخ طریقت ، سید السادات قبلہ پیر سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی ، معزز سادات گرامی قدر السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

سادات کرام کا آج کا یہ اجتماع اپنے پیچھے ایک بہت بڑی غرض و غایت اور عظیم مقصد رکھتا ہے اس عظیم مقصد کو کوئی ایک آدمی کسی ایک نشست میں یا کسی ایک ہی ہیئت میں بیان نہیں کر سکتا بنیادی طور پر جس ذات بابرکات ، والا صفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نسبت ہے اس حوالے سے جب بات کی جائے تو قرآن کریم کے فلسفہ اور دین حق کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد جسے اللہ تبارک جناب سیدہ بتول زہرا سلام اللہ علیہا کے بطن اطہر سے معرض وجود میں لائے یہ کائنات اسلامیہ کے لئے ایک نکتہ اتفاق ہے۔

قرآن حکیم فرقان حمید میں اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ارشاد فرمایا۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت رسول تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں ایسا پاک کر دے جس طرح پاک کرنے کا حق ہے او. تم اس طرح پاک ہو جاؤ جس طرح پاک ہونے کا حق ہے۔

چنانچہ جنابہ سیدہ سے لے کر قیام قیامت تک وہ حضرات جن کی نسبت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ قرآن حکیم اور حدیث کی رو سے اللہ تعالیٰ نے تمام شعوب و قبائل پر ان

کو قطعی فضیلت عطا فرمائی جس طرح کہ اہل علم جانتے ہیں اور علماء نے لکھا کہ فضیلت ایک علمی ہوتی ہے جس کے پاس علم زیادہ ہو وہ زیادہ افضل ہوتا ہے اور بعض علماء نے تو فضیلت علمی ہی کو سب سے بڑی فضیلت قرار دیا ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ فضیلت کی دو قسمیں ہیں۔

ایک فضیلت نسبی اور دوسری فضیلت علمی اور علمی فضیلت کسبی ہوتی ہے اس کا کسب ہر آدمی کرلیتا ہے کوئی بھی آدمی علم حاصل کرلے تو فاضل اور افضل بن جاتا ہے لیکن جو نسبی فضیلت ہے وہ کسبی اور استفادی نہیں (یعنی یہ محنت و کوشش سے حاصل نہیں کی جاسکتی) بلکہ وہبی قدرتی اور نیچرل ہوتی ہے اور وہ نسبت اس کائنات میں جناب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا ایں دم بلکہ قیامت تک جناب فاطمہ الزہرا کی اولاد کو حاصل ہے اور میری بات سننے کے قابل ہے آپ اس پر غور فرمائیں۔ یہ صحاح ستہ کی حدیث شریف ہے اس میں کوئی ضعف، احتمال اور کلام کا محل نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو منتخب فرمایا، فضیلت دی چلتے چلتے آگے جو دور آیا تو اس میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو سب پر فضیلت دی قریش میں بنو ہاشم کو فضیلت عطا فرمائی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم میں مجھے فضیلت دی ہے۔

اب قرآن حکیم کی یہ آیت کریمہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ہی امت تک پہنچائی کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم تم میں اکرم و معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے تو قیامت کے دن ہر مسلمان اپنے تقویٰ اور عمل کے معیار پر سوالوں کا جواب دے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

کل حسب و نسب منقطع یوم القیامۃ الا حسبی و نسبی

ہر رشتہ داری، برادری اور خونی تعلق قیامت کے دن ختم ہو جائے گا لیکن میری اولاد کا رشتہ ختم نہ ہو گا وہ وہاں پر بھی انہیں کام آئے گا۔

یہ حضور کی اولاد کے لئے خصوصی عنایت اور امتیاز ہے اب وہ لوگ جو رات دن محراب و منبر پر یہ

کہتے ہیں کہ کسی کو کوئی فضیلت نہیں اور قطعاً قرآن کے خلاف ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ فضیلت علمی یقیناً اپنی جگہ پر ہے جو حاصل ہونے اور منقطع ہونے والی ہے لیکن فضیلت سیادت اور خون رسول یہ وہ نسبت ہے جس کے متعلق خود حضور علیہ السلام کا اپنا ارشاد گرامی ہے کہ یہ نسبت قیامت کے دن بھی کام آئے گی۔

اور یہ ہے کہ وہ شرعی نقطہ نظر جو نہ تو انا جعلنا کم فی شعوب و قبائل الخ کے مقابل ہے اور نہ مخالف بلکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ جعل ذریتہ کل نبی فی صلبہ و جعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب یہ شفا شریف کی حدیث ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہر نبی کی اولاد اس کی پیٹھ میں ہوتی ہے لیکن میری اولاد کو اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب مشکل کشا۔ مولائے کائنات کی پیٹھ میں رکھا اور لوگوں کا خاندان نسبت پدری سے بنتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کملی والے کی صاحبزادی خاتون زہرا کی وجہ سے اپنا قانون بدل دیا اور فرمایا اے میرے محبوب تیری اولاد کا تعلق تیری بیٹی کے ناطے سے ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کی اولاد کا امتیاز یہاں بھی ہے۔

ان کا امتیاز محشر میں بھی ہے
ان کا امتیاز یوم حساب میں بھی ہے
ان کا امتیاز حوض کوثر پر بھی ہے
ان کا امتیاز در جنت پر بھی ہے۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اگر میں صحاح ستہ کی یہ حدیث آپ کو سناؤں تو آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الحسن و الحسین سید اشباب اھل الجنتہ

میرے بیٹے حسن و حسین جنت کے بادشاہ (سردار) ہوں گے جو بھی جنت میں جائے گا ان کی رضا

سے جائے گا اب پتہ چلا کہ

جنت کے اندر بھی نسبت محمدی و نسب محمدی کا امتیاز باقی رہے گا۔

میں یہ باتیں اس لئے نہیں کر رہا کہ آپ اس پر اترانا شروع کر دیں بلکہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی حقیقت کو نہ جانے وہ کامل انسانیت پر ادراک نہیں رکھتا وہ یہ سمجھے کہ میں کون ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیئے حضرات محترم یہ امتیاز ایسا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہ لہو وہ مقدس خون نور مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جو جناب خاتون جنت سلام اللہ علیہا کے ذریعے اولاد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آیا جنہیں سادات کہتے ہیں اب یہ خون امتیازی ہے۔

اسی واسطے پورے اسلام کی فقہوں یعنی چاروں آئمہ اہل سنت اور فقہ جعفریہ میں تمام فقہائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ کفو کا امتیاز ہوتا ہے اور ہمارے فقہائے احناف نے تو اس وقت جبکہ فقہ مدون ہوئی لکھا کہ غیر کفو میں نکاح اصلاً جائز نہیں کفو کا مطلب ہے خاندان برادری یعنی اگر کسی لڑکی کا خاندان بڑا ہو اور اس کا رشتہ کوئی ایسا آدمی مانگنا شروع کر دے جو خاندان میں اس سے کم تر ہو تو اسلام میں یہ مسلمہ اصول ہے اور خصوصاً فقہ حنفی کے مطابق ان کا نکاح نہیں ہوتا اگرچہ وہ کورٹ میرج ہی کیوں نہ کرلیں۔

کفو کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک آدمی کسی بڑے عہدے پر فائز ہے صاحب علم ہے اور دوسرا شخص کوئی بہت گھٹیا کام کرتا ہے تو یہ بھی غیر کفو ہوا اسی طرح مختلف پیشوں اور حرفت میں بھی کفو ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی ادنیٰ یا کمی آدمی کسی دوسرے اچھے خاندان کا کفو نہیں ہو سکتا اور کفو کا یہ مسئلہ تو عام مسلمانوں کے بھی متعلق ہے اور نکاح کے وقت انہیں کفو و غیر کفو کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور انہیں اپنے ہم کفو لوگوں میں نکاح کرنا چاہیئے۔

رہا نسب رسول کا سلسلہ تو اس کا کفو نسب رسول ہی ہو سکتا ہے کسی بھی فضیلت کا مالک اس کا کفو قرار نہیں پا سکتا۔ اس کے متعلق ہمارے علماء و مشائخ نے لکھا کہ۔

امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی اولاد سے پیدا ہونے والا ہر سید فطری طور پر عالم ہوتا ہے اور علم سے مراد یہ نہیں کہ آپ منطق، فلسفہ، جیومیٹری یا دیگر علوم حاصل کرلیں یا پی ایچ ڈی کرلیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ علم کے معنی ہیں جاننا اور جاننے سے مراد یہ ہے کہ ایسی فطری چیزیں جاننا جن کا علم ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے مثلاً یہ جاننا کہ خدا ایک ہے رسول برحق ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا کلام برحق ہے وغیرہ وغیرہ تو یہی وہ علم ہے جس سے انسان فضیلت پاتا ہے تو اس لحاظ سے ہر سید پیدائشی علم رکھتا ہے اور علم کی کمی اس طرح رفع ہوجاتی ہے۔

اب جو نسبت رسول ہے جو خون رسول ہے تو اس کا دوسرا بدل کوئی نہیں اور اس کا دوسرا کوئی شخص کفو ہو ہی نہیں سکتا یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ ہمارا تنظیم سادات کا قیام جو ہزارہ میں ہوا اور یہاں پر بھی ہوا اس نے تو کایا پلٹ دی کہ الحمد للہ آج پورے پاکستان سے منتخب سادات کرام یہاں جمع ہیں اور انہوں نے اپنی آرا کا بھی اظہار کیا ہمارا مقصد صرف ایک ہی نہیں کہ ہم اپنے درمیان صاحب اقتدار اور متمول سادات سے یہ کہہ دیں کہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے روزگار کا انتظام کرو یہ کام ثانوی حیثیت رکھتا ہے اور انہیں یہ ضرور کرنا چاہئے لیکن اس میں بنیادی بات جس کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔

نسب رسول کی حفاظت کرنا اس دور میں آپ کی ذمہ داری ہے۔

حضورؐ کے خون کی عزت و حرمت کو سنبھالنا آپ کی ذمہ داری ہے واضح لفظوں میں یوں ہے کہ کسی سیدزادی کا غیر سید سے کسی بھی طرح نکاح جائز نہیں اور میں اس پر گفتگو کرسکتا ہوں عدالت میں بحث کرسکتا ہوں اور چودہ صدیوں سے سادات کا یہ جو تعامل چلا آرہا ہے یہی اس کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچی فاطمہ کی بیٹی کا کوئی غیر کفو نہیں ہوسکتا۔ اس کا [illegible]ن کر اس کا حکمران نہیں ہوسکتا۔ یہ خون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے۔

اور اس خون رسول کی حفاظت کے لئے جمعیت سادات بن رہی ہے اور بنی ہے اب میں یہ کہتا ہوں

کہ جو کچھ گزر گیا سو گزر گیا لاعلمی میں ہوا ہو گا دنیا میں ہم نے۔ بہت دیکھا۔ آج کے بعد یہ لائحہ عمل ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا اور میں ذمہ داری سے آپ کو یہ عرض کرتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"من اذی شعری ہذا جنت علیہ حرام"

جو میرے جسم کے ایک بال کی توہین کرے اس پر۔ جنت حرام ہے۔

آپ خوب جانتے ہیں کہ بال اور آل میں بڑا فرق ہوتا ہے اگر بال کی بے حرمتی کرنے سے آدمی کبھی جنت کی ہوا نہیں سونگھ سکتا تو نبی کی آل کی بے حرمتی کرنے سے آدمی کیسے۔ جنت کا رخ کر سکتا ہے اور جب فاطمہ الزہرا کی بچی کسی غیر سید کے گھر فراش بنے گی۔ تو وہ اس کی عزت نہیں کر سکے گا وہ اسے فراش سمجھے گا۔ یہ آل نبی کی توہین ہے اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

اب نسب رسول کی حفاظت کرنا ہر سید کی ذمہ داری ہے۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خون منتقل ہو کر تمہارے پاس آیا ہے۔

میرے خدا نے تو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نسب کی حفاظت اس طرح کی کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وتقلبک فی السجدین

(اے محبوب ہم تجھے سجدہ کرنے والوں کے صلبوں میں پلٹتے رہے)

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام تک حضور صلی اللہ علی وآلہ وسلم کے شجرے میں کوئی کافر نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد حضرت تارخ رحمت اللہ علیہ تھے۔ آذر نہیں تھے۔ اور جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے حضرت سیدنا عبداللہ تک حضور علیہ السلام کے تمام آباء واجداد صاحب ایمان تھے۔ ان میں کوئی مشرک بدکردار اور گھٹیا حرکت کرنے والا نہیں تھا۔ آپ اندازہ لگائیں اور غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے شجرے کا کتنا احترام کیا۔ اور اب چونکہ خون

رسول آپ لوگوں کی رگوں میں منتقل ہو چکا ہے لہذا اس کا احترام اور اس کی حفاظت کا کام بھی آپ نے کرنا ہے۔ حضرات محترم اس کی حفاظت اور احترام ایسے ہو گا کہ آپ نے امت کے لئے دلیل بننا ہو گا۔ ہمارے شیخ خواجہ خواجگان قطب دوراں پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ سرکار گولڑہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی چالیس سال عبادت کرے تو وہ جس مقام پر پہنچتا ہے تو ایک سچا ان پڑھ سید توبہ کر کے چالیس دن اللہ اللہ کر کے اس کے مقام سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ آپ ہی کے آباء واجداد اثنائے عشری بارہ امام ہیں جو منبع و مرکز ولایت ہیں۔ میرا اپنا نقطہ نظریہ ہے کہ جناب امیر المومنین مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ حضور علیہ السلام کے آخری ایام میں مرض شریف کے دنوں میں رات دن تنہا حضور علیہ السلام کے حجرہ اقدس میں رہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ اسلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک (اور خود حضور علیہ السلام کے پاس) جو حکمت تھی وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک اشارہ ابرو سے جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے سینے میں منتقل کر دی۔

اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبیوں نے تو آنا نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آل رسول میں سے اماموں کا انتخاب کیا۔

ماھم بانبیاء۔ وہ نبی تو نہیں۔

ماھم برسل۔ وہ رسول تو نہیں۔

لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام فرماتے ہیں کہ جب قیامت کے دن یہ محشر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلیں گے تو نبی بھی رشک کریں گے کہ یہ کون ہیں۔

ان لوگوں کو جو علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ ایک ان پڑھ سید کی سرشت و فطرت میں اور جبلت میں قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جب گناہوں کی دھول ہٹائی جائے تو نیچے سے چنگاری ابھر آتی ہے اور اس لحاظ سے اس کے پاس علم بھی ہوتا ہے۔

لہذا اب آپ کو امت کے لئے نمونہ بننا ہے۔ کچھ بھی کرو۔ دینوی علوم حاصل کر کے بڑے بڑے مقام (عہدوں) پر فائز ہو جاؤ۔ کاروبار کر کے دولت مند بن جاؤ۔ یہ چیزیں منع نہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر نسب رسول اور نسبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنا مت بھولیں۔ یہ آپ کے لئے اس طرح فریضے میں شامل ہے جس طرح پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔

حضرات محترم یہ دیکھئے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

من رای اولادی منکم ولم یکن قیاماً ابتلاہ اللہ بداء لادواء لہ

یہ بھی شفا شریف کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے میری اولاد (سید زادے) کو آتا دیکھ کر اگر کوئی شخص ادب کے لئے کھڑا نہ ہو تو اس آدمی کو اللہ تعالیٰ ایسے مرض میں مبتلا کرے گا جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے۔

ما انزل اللہ داء لادواء لہ

اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بھیجی جس کا علاج نہ ہو۔

تو وہ کیسی بیماری ہوگی جس کا علاج نہیں ہے کہتے ہیں۔

مریض کفر پر لعنت خدا کی   مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ علمائے امت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی آدمی (مسلمان) اللہ تعالیٰ کا انکار کر دے تو کافر ہو گیا۔ دائرہ اسلام سے نکل گیا۔ شریعت یہ کہتی ہے کہ اگر وہ توبہ کر کے ایمان لے آئے تو مسلمان ہو گیا۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کر دے تو وہ ایسا کافر ہو جاتا ہے کہ پھر مڑ کر مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اب اس حدیث شریف کا مطلب واضح ہو گیا کہ اہل بیت کے گستاخ کو اللہ تعالیٰ ایسی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور وہ بیماری کفر کی ہے اور وہ ایسا کفر ہے کہ پھر توبہ قبول بھی نہیں ہوتی۔

چنانچہ اب ہم نے غور کرنا ہے کہ کیا ہم واقعی ایسے ہی ہیں کہ جن کو دیکھ کر اگر ا گلا نہ اٹھے تو کافر

ہو جاتے تو کہتے ہیں۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

دوسروں کی تو بات الگ لیکن سادات نے امت کے لئے نمونہ بننا ہے۔ آپ اپنے آباء واجداد کو دیکھیں یہ حضرت داتا صاحب، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، پیر بابا صاحب اور شاہ محمد غوث صاحب آپ ہی کے بزرگ ہیں اور تمام امت کے رہنما ہیں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمت اللہ علیہ جب ہندوستان تشریف لاتے تو یہاں اللہ کا نام لینے والا کوئی نہ تھا لیکن جس دن ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک کروڑ ہندو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے تھے۔

اگر آپ کو یہ دعویٰ ہے کہ آپ ان جلیل القدر ہستیوں کی اولاد ہیں تو پھر آپ کو اپنا کردار ان کے سانچے میں ڈھالنا ہو گا اور نسب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنی ہو گی اپنے آپ کو پہچاننا ہو گا اپنے منصب سے آگاہی حاصل کرنی ہو گی اور جس طرح اپنے مال و دولت کی ہم حفاظت کرتے ہیں اسے سنبھال کر رکھتے ہیں اور اگر کوئی ہمارے کاروبار میں ہاتھ ڈالے تو ہم اس کے لئے سب کچھ کر گزرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اسی طرح خون رسول کی بھی ہم نے حفاظت کرنی ہو گی اور اس کی طرف بڑھنے والے ہاتھوں کو روکنے کے لئے ہماری غیرت کو جاگنا ہو گا اگر آج ہم یہ بات سمجھ جائیں تو میرا خیال ہے کہ ہماری محنت کام آگئی۔ اسی طرح اگر باہمی ہمدردی اور بھائی چارے کے جذبات پیدا کریں تو ہمارے مقاصد پورے ہوں گے۔ میں آخر میں قبلہ شاہ صاحب اور سادات پشاور کو مبارکباد دیتا ہوں جن کی کاوشوں سے اتنا بڑا اجتماع ہوا یہ اتنا بڑا سادات کا نمائندہ کنونشن ہوا کہ انشاء اللہ العزیز اس کی آواز نہ صرف پورے پاکستان بلکہ پوری دنیائے اسلام میں پھیلے گی اور سادات کرام اپنے آپ کو پہچان لیں گے۔ اپنے مقام و منصب سے آگاہ ہو جائیں گے۔

خطاب پیر سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب
صدر انجمن اتحاد السادات کوئٹہ (بلوچستان)
مہمان خصوصی جناب سید افتخار حسین شاہ صاحب گیلانی
صدر جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور جناب سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی
اور سادات کرام السلام علیکم

برادران کرام! ہم نے آج سے چھ سال قبل کوئٹہ میں انجمن اتحاد السادات کی بنیاد رکھی تاکہ سادات کو یکجا کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں ہم نے اپنی کوششیں جاری رکھیں یہاں تک کہ گزشتہ دنوں اخبار میں جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور کے کنونشن کے متعلق پڑھا میں جمعیت سادات کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے انجمن اتحاد السادات کوئٹہ کے صدر کی حیثیت سے مجھے دعوت دی اور میں آپ سے مخاطب ہوں

جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور نے سادات کرام کو اکٹھا کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے ہم اسے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جمعیت سادات کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں اور ہماری گزارش ہے کہ پاکستان بھر میں سادات کرام کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ اکٹھی ہو جائیں اور ایک ہی پلیٹ فارم سے اپنی جدو جہد کو آگے بڑھائیں

ہم عید الاضحیٰ کے بعد کوئٹہ میں ایک اجتماع کروا رہے ہیں اس میں آپ لوگوں کو بھی دعوت دیں گے سادات کا اتفاق و اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے اور سادات کرام پر فرض ہے کہ وہ سیاست، فرقہ واریت اور ہر قسم کی گروبندی سے بالاتر ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ ذاتی رنجشوں اور مخالفتوں کو آڑے نہ آنے دیں اور اکٹھے ہو جائیں اور متحد ہو کر سادات کرام کے مسائل کو حل کریں۔ اس موقع

خطاب
سید بادشاہ رئیس شوریٰ سادات افغانستان

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

سادات بھائیو! بزرگو! اور دوستو! السلام علیکم

یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ اس شاندار اجتماع میں سادات افغانستان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے میں آپ تمام کا بہت بہت مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنی قوم اور دیگر قوموں کی رہنمائی فرمائیں اور امت مسلمہ کو باہم متحد کرنے کا باعث بنیں۔

دنیا بھر میں۔ جہاں۔ جہاں پر بھی سادات کرام آباد ہیں وہ سب ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ سب کے سب۔ جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا اور جناب علی المرتضیٰ کی اولاد ہیں۔

سادات کرام نے ہر دور میں امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے اور دنیا سے ظلم وستم، جبر واستبداد اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کرنے، جھوٹ، فریب اور فتنہ وفساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا بہترین کردار ادا کیا ہے اور تمام مسلمانوں کو ہمیشہ اتفاق و اتحاد کا درس دیا اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ کوششیں کرتے رہے۔ جہاد بھی کیا اور انہیں جام شہادت بھی نوش کرنا پڑا لیکن انہوں نے کسی بھی قسم کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا اور انسانیت کی حرمت اور عظمت کو بحال کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے رہے

جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور نے سادات کرام کو متحد کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے ہم سادات کرام افغانستان اسے انتہائی قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم آپ کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں صوبہ سرحد اور افغانستان کے مسلمان آپس میں اسلامی تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں۔ اس وقت افغانستان کے مسلمان آپس میں برسرپیکار ہیں۔

ہماری تنظیم صلح شوریٰ سادات افغانستان اس جنگ و جدل کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو آپس میں متحد کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور اور سادات افغانستان کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ ہمارے نفاق کو دور فرمائے۔ اور موجودہ حالات کے پیش نظر ہمیں زیادہ سے زیادہ اتفاق و اتحاد اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(یہ تقریر پشتو میں کی گئی جس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا گیا)

بقیہ صفحہ ۴۹

پر میں سادات خاندان کے قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران، سینیٹ کے اراکین اور مختلف عہدوں پر فائز سادات کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے سادات بھائیوں کے کام آئیں اور ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے حتی المقدور کوششیں کریں۔

(یہ تقریر دوسری نشست کے دوران پشتو میں کی گئی اس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا گیا)

خطبۂ صدارت

حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی سرپرست اعلیٰ جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین و کان اللہ بکل شئی علیما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان رحمتہ اللہ قریب من المحسنین و ما ارسلنک الا رحمتہ اللعٰلمین

ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یٰایھا الذین امنو صلو علیہ و سلمو اتسلیما

اللھم صل علی سیدنا و مولٰنا محمد و علی ال سیدنا و مولٰنا محمد و بارک وسلم

اللھم صل علی محمد و علیٰ ال محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ — الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین — الصلوۃ والسلام علیک یا امام المتقین

الصلوۃ والسلام علیک یا رحمتہ اللعالمین — الصلوۃ والسلام علیک یا جد الحسن والحسین

الصلوۃ والسلام علیک یا سید العرب والعجم — الصلوۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ و عز اسمہ و جل مجدہ اپنے پیارے محبوب شفیع المذنبین رحمتہ اللعالمین خاتم النبیین، عالم علوم اولین و آخرین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی پاک کلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے دنیا میں اور آخرت میں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن رحمت ہمارے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

عزت مآب جناب سید السادات، سید یوسف رضا گیلانی مدظلہ العالی اور میرے تمام سادات کرام بھائیو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

باتیں سب حضرات نے ارشاد فرمائیں جمعیت سادات کی کاروائی اور اغراض مقاصد بھی آپ کے سامنے پیش کر دیئے گئے اب صرف ایک آرزو ہے، ایک تمنا ہے، ایک خواہش ہے کہ ہم ایک ہو جائیں ہم متحد ہو جائیں اور ان اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ان تھک کوشش کریں تاکہ اللہ تبارک تعالیٰ جل جلالہ اپنی بارگاہ عالیہ میں اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہمیں سرخرو فرمائے۔

الحمد للہ آپ سب لوگ آج ہمارے مہمان ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ خود اپنے مہمان ہیں ہم جمعتہ المبارک کی نمازیں ادا کریں گے ساڑھے بارہ بجے اذان ہوگی اور نماز کے بعد ماحضر تناول کرنے کے بعد

دوسری نشست شروع ہوگی جمعۃ المبارک کی اذان تک دس منٹ آپ کے لوں گا اور ایک حدیث مبارک بیان کرکے آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ آپ لوگ اپنے منصب و مقام کو پہچانیں۔ سادات نے اپنے مقام کو بھلا دیا ہے افسوس ہوتا ہے دل جل اٹھتا ہے جب سید کا نام سامنے آتا ہے۔

آپ ہیں آپ، آپ ہیں سب کچھ   اور ہیں اور، اور کچھ بھی نہیں

سادات کرام آپ کس کی اولاد ہیں اس پر غور کریں اور توجہ فرمائیں اور اپنے دادا جان اور نانا جان کو پہچاننے کی کوشش کریں

"خیبر کا جہاد ہے مسلمانوں نے خیبر کے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حملہ کیا لیکن قلعہ فتح نہ ہوسکا۔ سید پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل علم (جھنڈا) اس کو دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تمام رات اس علم کے حصول کے لئے دعائیں فرماتے رہے کہ یا اللہ یہ عزت ہمیں نصیب ہوجائے نماز فجر کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی المرتضیٰ کہاں ہے۔ عرض کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان ہوجائیں ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں سوجی ہوئی ہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اور اپنے خیمے میں تشریف فرما ہیں۔ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ اسے پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدمت اقدس میں پیش کردئے گئے حضور پاک صلی اللہ علیہ و علی الک و اصحابک وسلم نے اپنی انگلی مبارک سے اپنا لب مبارک لے کر جناب علی المرتضیٰ سند الاتقیاء، امام الاولیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی آنکھوں پر لگایا۔ اس لعاب دہن کی برکت سے آپ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں سوجن جاتی رہی جب اور جب تک آپ زندہ رہے آپ کو آنکھوں میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی چنانچہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار عطا کرکے ارشاد فرمایا

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

آج تمام دنیا میں علی جیسا کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں یعنی فتح و نصرت

کی تلوار۔ اگر آج دنیا میں ہے تو وہ جناب علی المرتضیٰ کے ہاتھ میں ہے

یہ ہے مقام علی المرتضیٰ۔ سادات کرام آپ اپنی زندگی پر غور کریں اور اپنے دادا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کریم کی حیات طیبہ پر بھی نظر ڈالیں اپنے اخلاق و کردار کو انہی کے سانچے میں ڈھالیں۔ سادات کرام آپ کا کام ظلم و ستم، جبر و استبداد اور کفر و گمراہی کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ عاجزوں، مجبوریوں مفلسوں اور ناداروں کی حمایت اور ان کی سربلندی کے لئے اگر جب بھی کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ علی المرتضیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اپنے مقام پر غور کریں اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

جناب علی المرتضیٰ نے جب حملہ کیا تو ایک ہاتھ سے پکڑ کر قلعے کے دروازے کو اکھاڑ لیا اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قلعے میں گھس گئے اور قلعے کو فتح کر لیا بعد میں تین سو آدمیوں نے مل کر اس دروازے کو اٹھانا چاہا تو ہلا بھی نہ سکے لیکن یہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تھے جنہوں نے تن تنہا ایک ہی ہاتھ سے دروازے کو اکھاڑ کر اٹھا لیا تھا یہ وہ ولایت کی طاقت ہے۔ سادات کرام آپ اس عظیم ہستی کی اولادیں اپنے مقام کو سمجھو، متفق ہو جاؤ، اپنے اندر اتحاد پیدا کرو، اور متحد ہو کر ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار لے کر جہاد کرو اور اپنے اخلاق و اعمال حسنہ سے فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑتے چلے جاؤ۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہو جائیں

پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد کی بڑی شان و عظمت بیان فرمائی ہے اور ان کے لئے بڑی بڑی دعائیں فرمائیں۔ یہاں تک کہ فرمایا قیامت کے دن حوض کوثر پر سب سے پہلے میری اہلبیت اور قرآن مجھے ملیں گے سادات کرام! اپنے مقام و منصب پر غور فرماؤ اپنی شناخت پیدا کرو۔ دوسروں کے دست نگر نہ بنو بلکہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلو تو سب دنیا تمہاری دست نگر ہوگی، سب تم سے سبق لیں گے، تم سے ہدایت حاصل کریں گے۔ جمعیت سادات کے قیام کا مقصد یہی ہے کہ ان بارہ نکات پر پورے طور پر ہم عمل کریں ہم آپس میں اتفاق و اتحاد اور یکجہتی پیدا کریں آپس میں محبت پیدا کریں اور کسی اور نقطہ نظر سے نہ سوچیں بلکہ اس نقطہ نظر سے سوچیں کہ ہم کیا ہیں الحمد للہ ہم آل نبی ہیں ہم اولاد علی ہیں

بس ! اگر ہم یہی سوچ اپنالیں تو ہمارے تمام کام درست ہوجائیں گے سب باتیں ٹھیک ہوجائیں گی جمعیت سادات کے ایک خادم کی حیثیت سے انتہائی صمیم قلب کے ساتھ آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، سادات کرام علماء امت، سجادہ نشیں حضرات، مشائخ عظام حضرات جو یہاں تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند فرمائے عزت نصیب فرمائے اور برکت عطا فرمائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم

بقیہ صفحہ ۵۹

رہا سادات کرام اپنے مرتبے کے لحاظ سے تمام مسلمانوں کے لئے بے حد قابل احترام ہیں خدا کرے کہ ان میں یہ اتحاد نہ صرف قائم رہے بلکہ اسے مزید تقویت ملے تاکہ وہ مسلم معاشرے میں ان بدعتوں اور اختلافات کو جن کا ذکر ان کے منشور میں کیا گیا ہے ختم کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو سکیں۔ سب سے اہم مسئلہ قبیلہ پرستی، رنگ و نسل اور فرقہ واریت کا ہے جس کی موجودگی میں امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستانی قوم [illegible] سزا بھگت چکی ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے جس کے لئے ہر قبیلے، ہر نسل، ہر فرقے اور عقیدے کے مسلمانوں نے قربانیاں پیش کی تھیں۔ لہذا دشمن برسوں سے اس قوم میں انتشار پیدا کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں سادات کرام ان سازشوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ توقع ہے کہ وہ اپنے اتحاد اور مرتبے کی بنا پر ان سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

اختتامی دعا

حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی سرپرست اعلیٰ جمیعت سادات

الحمد للہ رب العالمین والعاقبتہ للمتقین ، الصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی الہ واصحابہ واز واجہ وذریاتہ واولیاء امتہ اجمعین

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم

و فرج لجمیع امت سیدنا محمدن العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فاغفر لجمیع امت سیدنا محمدن المکی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واللھم اصلح لجمیع امت سیدنا محمدن المدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللھم انا نسئلک العفو والعافیتہ فی الدین والدنیا والاخرۃ

اللھم انا نسئلک العفو والعافیتہ فی الدین والدنیا والاخرۃ

اللھم السترک نابسترک الجمیل ۔ اللھم السترنا بسترک الجمیل ، اللھم السترنا بسترک الجمیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یا الہ العالمین بیماروں کو شفا رحمت فرما۔

یا الہ العالمین ہمارے آغہ سید تاج میر شاہ کے صاحبزادے نیازی صاحب جو بیمار ہیں اور علاج کے لئے باہر گئے ہوتے ہیں۔ انہیں صحت عطا فرما۔ ان کی صحت کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

یا اللہ جن کی اولاد نہیں ہے انہیں اولاد عطا فرمادے ۔ اور جن کی اولاد ہے انہیں نیک اور صالح بنا

دے یا الہ العالمین جن کا رزق نہیں ہے انہیں رزق عطا فرما۔ اور جن کا رزق ہے اس میں یمن اور برکت عطا فرما۔

یا الہ العالمین ان تمام حضرات کو۔ جنہوں نے اس کونشن کے سلسلے میں جس جس قسم کی امداد کی ہے۔ اعانت، کوشش اور سعی کی ہے، یا الہ العالمین ان کو اس کا اجر عطا فرما۔ یا الہ العالمین ان پر رحم و کرم فرما دے۔ یا الہ العالمین ہمارے اس شہر پر رحم فرما۔ یا الہ العالمین پاکستان کے مسلمانوں پر رحم کر۔ جہاں جہاں مسلمان مظلوم ہیں یا الہ العالمین ان کی دادرسی فرمادے۔ افغانستان کے مسلمانوں پر رحم و کرم فرما۔ یا الہ العالمین بوسنیا کے مسلمانوں کو عیسائیوں پر غالب فرمادے۔ یا الہ العالمین فلسطین کے مسلمانوں کو۔ یہودیوں پر غالب فرمادے۔ یا الہ العالمین کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو، کشمیر کے بے بس مسلمانوں کو ہندوؤں کے ظلم و ستم پہ غالب فرمادے۔ ہندوؤں کو تباہ و برباد فرما یا الہ العالمین۔ یا الہ العالمین ان تمام طاقتوں کو، ان تمام قوتوں کو جو اسلام کے درپئے آزار ہیں۔ انہیں تباہ و برباد فرما اور اسلام کو غلبہ عطا فرما یا اللہ ہم عاجز ہیں۔ ہم گناہگار ہیں۔ تیرے حضور میں ہاتھ پھیلائے کھڑے ہیں۔ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں رحم فرمادے۔ اپنے پیارے محبوب کے اہل بیت کے صدقے میں رحم فرمادے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار و ادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العالمین و یا رب العرش العظیم بحرمتہ و بجاہ نبی الرؤف الرحیم برحمتک یا ارحم الرحمین۔

نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔

نعرہ رسالت۔ یا رسول اللہ۔ نعرہ رسالت۔ یا رسول اللہ۔ نعرہ رسالت۔ یا رسول اللہ۔

نعرہ حیدری۔ یا علی۔ نعرہ حیدری۔ یا علی۔ نعرہ حیدری۔ یا علی

نعرہ غوثیہ۔ یا غوث اعظم۔ نعرہ غوثیہ۔ یا غوث اعظم۔ نعرہ غوثیہ۔ یا غوث اعظم

اداریہ روزنامہ مشرق پشاور

اتوار ۸ مئی ۱۹۹۴ء

جمعیت سادات صوبہ سرحد کے زیر اہتمام گزشتہ روز نشتر ہال میں منعقد ہونے والا کنونشن ختم ہو گیا۔ کنونشن میں قومی اسمبلی کے سپیکر کے علاوہ متعدد سادات رہنماؤں اور شخصیتوں نے خطاب کیا قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہر فرقے اور مسلک سے وابستہ سادات عظام نے اس کنونشن میں شرکت کی اور جمعیت سادات کے منشور اور اغراض و مقاصد سے اتفاق کا اظہار کیا کنونشن کا نظم و نسق قابل تعریف تھا اور اس میں سادات بزرگوں کے علاوہ نوجوانوں کی بھی ایک بڑی تعداد شریک تھی معاشرے میں غمی شادی اور دیگر تقریبات کے موقع پر جن فرسودہ رسومات پر عمل کیا جاتا ہے کنونشن میں اس پر بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے ان کے خلاف مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا سادات نوجوانوں کو اخلاقی اور دینی تعلیم سے آراستہ کرنے پر زور دیا گیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کی جدوجہد کو دین و ملک کی سب سے بڑی خدمت قرار دیا گیا۔ جبکہ فیصلہ کیا گیا کہ اس جدوجہد کی ابتداء سادات کرام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں گے تاکہ دوسروں کو اس کی مثال دے کر انہیں بھی ان غیر اسلامی روایات اور بدعتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے آمادہ کر سکیں۔ یہ ایک حقیقت ہے اور معاشرے کا کوئی سنجیدہ انسان اس سے انکار بھی نہیں کر سکتا کہ ہمارے معاشرے میں جو سماجی برائیاں اور فرسودہ رسومات در آئی ہیں انہوں نے قوم کے لاکھوں خاندانوں کو خاصی مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے دوسروں کی دیکھا دیکھی بادل ناخواستہ ان لوگوں کو بھی ان رسومات کو نبھانا پڑتا ہے جو اپنے وسائل کے لحاظ سے کسی طرح بھی اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ جبکہ جہیز کی لعنت کے ساتھ دعوتوں کا چکر ان کے لئے سوہان روح بن جاتا ہے اور اب تو ہوائی فائرنگ کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے جو سینکڑوں اپیلوں اور تنبیہات کے علاوہ بے شمار معصوم افراد کی ہلاکت کے بعد بھی ختم ہونے میں نہیں آرہا پشاور میں منعقد ہونے والا یہ پہلا سادات کنونشن بے حد کامیاب

بشارت 20/4/96

جمعیت سادات کا سالانہ کنونشن ۲۹ اپریل کو نشتر ہال میں ہوگا

قومی اسمبلی سپیکر سید یوسف رضا گیلانی صدارت کریں گے

پشاور (سٹاف رپورٹر) جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور کا ہنگامی اجلاس جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی کی رہائش گاہ یکہ توت پشاور شہر ۲۲ اپریل بروز جمعہ ۳ بجے سہ پہر منعقد ہوگا جس میں جمعیت سادات کے مجوزہ سالانہ کنونشن ۲۹ اپریل کو نشتر ہال منعقد ہوگا اس کے پروگرام پر غور و خوض کیا جائے گا اور دعوتی کارڈز بھی تقسیم کئے جائیں گے اس کنونشن کے مہمان خصوصی جناب سید یوسف رضا گیلانی سپیکر قومی اسمبلی ہوں گے جملہ سادات کرام سے درخواست ہے کہ وہ ۲۲ اپریل کے اجلاس میں بروقت شرکت فرمائیں۔

پیغام 14/5/96

اہل پشاور کے سادات آپس میں متحد اور متفق ہیں

جمعیت سادات اپنے اکابرین کی قیادت میں ملک میں منظم جماعت بن کر ابھرے گی، سید قیصر عباس

پشاور (پیغام نیوز) درگاہ عالیہ حضرت سید ضیاء جعفری کی انتظامی کمیٹی کے صدر، سید قیصر عباس شاہ نے کہا ہے کہ سادات کرام کے پہلے سالانہ کنونشن کے انعقاد سے سادات کرام کی یکجہتی کو بے حد تقویت ملی ہے سید قیصر عباس شاہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سادات کے اس کنونشن نے ثابت کر دیا ہے کہ پشاور کے اہل سادات چاہے ان کا مسلک کوئی بھی ہو آپس میں ایک اور متحد ہیں اور ان کے مابین مذہبی ملی اور قومی یکجہتی پائی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے اکابرین پر مکمل اعتماد ہے اور انشاءاللہ جمعیت سادات اپنے کنونشن کی کامیابی اس حقیقت کا پیش خیمہ ہے کہ اہل سادات متحد و متفق ہیں قیصر عباس نے کہا کہ اس قسم کے اجتماعات اہل سادات کے اتحاد کے لئے ناگزیر ہیں۔

جدت مورخہ 13.5.94

جمعیت سادات ایک غیر سیاسی تنظیم ہے، افتخار حسین گیلانی

فرقہ واریت اور انتشار کے خاتمے کے لئے جمعیت سادات اہم کردار ادا کرے

شاور (ایگل نیوز) جمعیت سادات ایک غیر سیاسی

سیاسی تنظیم ہے جو سادات کے اتحاد و فلاح و بہبود کے لیے احسن خدمات انجام دے رہی ہے۔ جمعیت سادات شیعہ سنی اتحاد کے لیے کام کرے گی سرکاری کمیشنیں کو کوئی اتنا احترام نہیں کرتے جتنا اہل سادات کو کیا جاتا ہے قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر افتخار گیلانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاست کو بالائے طاق رکھ کر سرور کائنات حضرت محمد اور حضرت علی کے پیغامات امت مسلمہ تک خلوص نیت سے پہنچانے جانے چاہئیں تاکہ اسلام کی تعلیمات سے اہل اسلام روشناس ہو سکیں وہ جمعیت سادات کے پہلے سالانہ کنونشن کی دوسری نشست سے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے نشست کی صدارت اردن کے شاہ حسین کے خصوصی نمائندے الشریف سید حیدر برکاتی نے کی سید افتخار حسین گیلانی نے

کہا کہ جمعیت سادات صوبہ سرحد ایک غیر سیاسی سماجی تنظیم ہے جو سادات کے اتحاد فلاح و بہبود کے لیے احسن طریقے سے خدمات انجام دے رہی ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ہم حضور نبی کریمؐ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں اور یہی نسبت ہے جس کی وجہ سے ہمیں عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے چاہے ہم ذاتی طور پر کتنے ہی کم ظرف کیوں نہ ہوں اور اسی نسبت کی وجہ سے مرتبہ کے مالک ہیں اس لیے سادات کو چاہیے کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر اپنے تمام گروہی اختلافات بھلا کر جمع ہو جائیں اور اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پھیلائیں انہوں نے کہا کہ اختیارات اللہ کی دین ہے ہمیں چاہیے کہ ان اختیارات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اہل بیت کا مرتبہ بلند رکھنے کے لئے اہل سادات کے نوجوانوں کو بے روزگاری اور مشکلات سے محفوظ رکھیں ورنہ ہم خدا کی عدالت میں جواب دہ ہوں گے اور روز حشر اپنے نانا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں گے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اسلاف کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے محبت بھائی چارے اور پیار سے امت مسلمہ کی خدمت کریں نفرت خونریزی فرقہ واریت اور انتشار کے خاتمے کے لئے جمعیت سادات کو اہم کردار ادا کرنا چاہیے انہوں نے جمعیت سادات کے سرپرست اعلیٰ مشائخ عظام علمائے کرام اور مذہب پر جانثاروں سے اپیل کی کہ وہ محرم الحرام میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے کام کریں

The Muslin, Islamabad
Dt 27.4.94

Convention

BUREAU REPORT

PESHAWAR, April 26: Annual convention of Jamiat Saadat NWFP will be held on Friday April 29 at 9.00 am at Nishtar Hall, Peshawar. Speaker National Assembly Syed Yousuf Raza Gillani will be the chief guest on the occasion. All Saadats are cordially invited to attend the convention.

جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور

اغراض و مقاصد

1- سادات کرام کو متحد کر کے تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، تحفظ ناموس امہات المومنین وصحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین اور تحفظ مقام اہلبیت عظام خصوصاً جناب امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم و تحفظ مقام اولیائے کرامؒ۔

2- سادات کرام کے اندر باہمی احترام، محبت اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا جذبہ ہمدردی پیدا کرنا۔

3- ہر ایک سطح پر سادات کرام کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

4- شریعت کی اتباع کرتے ہوئے تمام غیر اسلامی رسومات کی حوصلہ شکنی کرنا۔

5- سادات کرام کے باہمی تنازعات اور رنجشوں کا تصفیہ اپنے بزرگوں پر مشتمل کمیٹی کے فیصلے کروانا۔

6- سادات کی افرادی قوت کو یکجا کرنا اور بیروزگاری جیسے مسائل کو حل کرنے میں حتی المقدور مدد کرنا۔

7- سادات کے نوجوانوں کو مذہبی علوم کے حصول کی رغبت دلانا۔

8- مستحق سادات کی تعلیم اور صحت عامہ کی پریشانیوں کی صورت میں اعانت کرنا۔

9- سادات خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے خواتین کی تنظیم قائم کرنا۔

10- سادات کرام کی درگاہوں، مساجد، خانقاہوں کی حفاظت اور ایک اجتماعی قبرستان کا اہتمام کرنا۔

11- جمعیت سادات کے اغراض و مقاصد کی نشر و اشاعت کیلئے خصوصی شعبہ قائم کرنا۔ نیز سادات کرام کا سالانہ کنونشن لازمی منعقد کرانا۔

12- سیاسی وابستگی کے بارے میں ہر رکن مکمل طور پر آزاد ہوگا۔

سادات کرام کے معتبر بزرگوں پر مشتمل سپریم کونسل کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ جمعیت کے اغراض و مقاصد سے انحراف کرنے والے کسی بھی رکن کی رکنیت معطل یا منسوخ کرے۔

شکریہ!

جمعیت سادات صوبہ سرحد پشاور کا کنونشن منعقدہ 29 اپریل 1994ء نہایت شاندار طریقے سے انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ ہوا۔ جس میں تقریباً دو ہزار مقامی سادات، پاکستان کے دیگر صوبوں اور بیرونی ممالک کے وفود نے شرکت فرما کر جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی (مجلس شوریٰ) کی عزت افزائی فرمائی۔ میں ایڈہاک کمیٹی (مجلس شوریٰ) جمعیت سادات کا بالعموم اور خصوصاً ناظم اعلیٰ جمعیت سادات آغا سید لیاقت علی شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ قبول اولیا پشاور، نائب ناظم اعلیٰ جمعیت سادات جناب سید شبیر احمد شاہ بخاری، جناب سید ماجد علی شاہ کنوینر یوتھ ونگ اور بالخصوص ان تمام اراکین جمعیت سادات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس عظیم الشان کنونشن میں نہایت جانفشانی کے ساتھ ہر قسم کی مالی امداد و اعانت فرمائی۔ سادات کرام کو اکٹھا کرنے میں انتہائی سعی کی۔ اور ایڈہاک کمیٹی کے اراکین جو منعقدہ اجتماعات میں حد درجہ مستعدی اور گرمجوشی کے ساتھ شمولیت فرماتے رہے۔ میں ان سب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ناسپاسی ہوگی کہ میں ان بیرونی ممالک کے سادات کرام کے وفود کا تہہ دل سے شکریہ ادا نہ کروں جو اردن، ایران، افغانستان اور آزاد کشمیر سے تشریف لائے۔ میں صوبہ سرحد اور پنجاب کے ان اخبارات و جرائد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے موقر اخبارات و جرائد میں اس کنونشن کی نشر و اشاعت نہایت احسن طریقے سے کی۔

(مدیر اعلیٰ) (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

یکہ توت پشاور

بشارت 3/5/94

جمعیت سادات غیر سیاسی تنظیم ہے شیعہ سنی اتحاد اور فلاح و بہبود کیلئے کام کرے گی

سرکاری کمیٹیوں کا اس قدر احترام نہیں ہوتا جتنا اہل سادات کا احترام ہوتا ہے

آخری نشست کی صدارت کے فرائض اردن کے شاہ حسین کے نمائندے اشرف سعید حیدر نے انجام دیے

پشاور (۔۔۔) جمعیت سادات ایک غیر سیاسی سماجی تنظیم ہے جو سادات کے اتحاد و بہبود کیلئے احسن خدمات انجام دے رہی ہے جمعیت سادات شیعہ سنی اتحاد کیلئے کام کرے گی سرکاری کمیٹیوں کا کوئی اتنا احترام نہیں کرتا جتنا سادات کا کیا جاتا ہے قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سید احمد

بقیہ صفحہ نمبر (18) پر

بقیہ 18

حسین گیلانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاست کو بالائے طاق رکھ کر سرور کائنات حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کے پیغامات امت مسلمہ تک خلوص نیت سے پہنچائے جانے چاہیں تاکہ اسلام کی تعلیمات سے اہل اسلام روشناس ہو سکیں وہ جمعیت سادات کے پہلے سالانہ کنونشن کی دوسری نشست سے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے نشست کی صدارت اردن کی شاہ حسین کے خصوصی نمائندے اشرف سعید حیدر نے کی سید احمد حسین گیلانی نے کہا کہ جمعیت سادات صوبہ سرحد ایک غیر سیاسی سماجی تنظیم ہے جو سادات کے اتحاد فلاح و بہبود کے لئے احسن طریقے سے خدمات انجام دے رہی ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو پھیلائیں انہوں نے کہا کہ اختیارات اللہ کی دین ہے ہمیں چاہئے کہ ان اختیارات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اہل بیت کا مرتبہ بلند رکھنے کے لئے اہل سادات کے نوجوانوں کو بے روزگاری اور مشکلات سے چھٹکارا دلائیں ورنہ ہم خدائی عدالت میں جواب دہ ہوں گے اور روز محشر اپنے خدا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں گے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اسلاف کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے محبت بھائی چارے اور پیار سے امت مسلمہ کی خدمت کریں نفرت خونریزی فرقہ واریت اور انتشار کے خاتمہ کے لئے جمعیت سادات کو اہم کردار ادا کرنا چاہئے انہوں نے جمعیت سادات کی سرپرست اہل مشائخ عظام علماء کرام اور مذہبی رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ عوام الناس میں احسن روابط قائم رکھنے کے لئے کام کریں اور جس جگہ سنی شیعہ فساد کا خطرہ لاحق ہو وہ جرگہ کے ذریعے افہام و تفہیم سے مسئلے کا حل کریں کیونکہ سرکاری کمیٹیوں کا کوئی اتنا احترام نہیں کرتا جتنا اہل سادات کا کیا جاتا ہے آخر میں انہوں نے مجوزہ سادات اکیڈمی کے قیام کے لئے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

نوائے وقت 12.4.94

جمعیت سادات کے سالانہ کنونشن کے انتظامات مکمل کر لیے گئے

[illegible]